لا حجة بيننا وبينكم الله يجمع بيننا واليه المصير

ہماری تمہاری کچھ بحث نہیں، اللہ ہم سب کو جمع کرے گا،
اور (اس میں شک ہی نہیں کہ) اسی کے پاس جانا ہے۔ (شوریٰ آیت ۱۵)

مولانا احمد رضا خان بریلوی
حقیقت کے آئینہ میں

از محمد حامد عثمان میمن

خلیفہ مجاز

شفیق الامت حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر:
عثمانی کتب خانہ
کے ایریا کورنگی کراچی

لاحجة بيننا وبينكم ؕ الله يجمع بيننا ۚ واليه المصير ۝

ہماری تمہاری کچھ بحث نہیں ، اللہ ہم سب کو جمع کرے گا ،
اور (اس میں شک ہی نہیں کہ) اسی کے پاس جانا ہے۔ (شوریٰ آیت ۱۵)۔

مولانا احمد رضا خان بریلوی
حقیقت کے آئینہ میں

از محمد جاوید عثمان میمن

خلیفہ مجاز

شفیق الامت حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر:

عثمانی کتب خانہ

کے ایریا کورنگی کراچی

☆☆☆

کتاب : مولانا احمد رضا خان بریلوی حقیقت کے آئینہ میں۔

تالیف : محمد جاوید عثمان میمن۔

طبع اول : ۲۰ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ، مطابق ۲۰۰۵ء۔

تعداد : ۱۰۰۰۔

کتابت : الکاتب کمپوزنگ۔

ملنے کے پتے

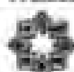

☆ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔

☆ کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، کراچی۔

☆ دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی۔

☆ ادارہ بیت القرآن، اردو بازار، کراچی۔

☆ مکتبہ عمر فاروق، جامعہ فاروقیہ، کراچی۔

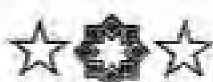

فہرست

فہرست

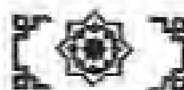

﴿ تقریظ ﴾

استاذ الحدیث حضرت اقدس مولانا فضل محمد یوسف زئی دامت برکاتہم عالیہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احمدہٗ تعالیٰ واصلّی واسلّم علیٰ رسولہ الکریم .

امابعد! حضرات علماء کرام اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ حق و باطل کا معرکہ روزِ اوّل سے مسلسل جاری ہے۔ حق کا دفاع اہل حق پر لازم ہے، تاکہ حق و باطل کا امتیاز قائم رہے، ورنہ اگر باطل کے ساتھ حق خلط ملط ہو جائے یا حق، باطل کے سامنے دب کر، باطل کا تابع ہو جائے تو کائنات کا نظام اور اس کا وجود ختم ہو جائے دنیا کی یہ گاڑی حق و باطل کی دو پٹڑیوں پر رواں دواں ہے اور دونوں کا ٹکراؤ بھی اسی وقت سے ہے، جب سے دونوں وجود میں آئے ہیں۔ کسی نے خوب فرمایا!

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز! چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

برصغیر میں چند صدی قبل انگریز ظالم نے جب مسلمانوں سے ان کی قیادت وسیادت اور ان کی حکومت چھین لی، تو اس نے بلا تاخیر مسلمانوں کی تعلیم و تعلّم کا نظام ختم کر دیا اور ساتھ ساتھ مسلمانوں کے مذہب اور عقائد پر حملہ آور ہوا۔ اس وقت کے اہل درد علماء نے اس خطرے کو محسوس کیا، اس لئے انھوں نے مسلمانوں کی تعلیم و تعلّم اور عقائد حقہ کی حفاظت کے لئے ہندوستان میں دین اسلام کی مرکزی درس گاہ ''دارالعلوم دیوبند'' کی بنیاد رکھی، تاکہ دین اسلام کے عقائد کو قرآن و حدیث کی روشنی میں مسلمانوں کے سامنے اجاگر کیا جا سکے۔

الحمدللہ وثوق و اعتماد کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اس ادارے کے منتظم علماء

کرام اور متعلم طلباء عظام نے ہر قسم کے تعصب وجانب داری سے بالاتر ہو کر نہایت اعتدال اور خدا ترسی کے ساتھ قرآن وحدیث کی تعلیمات کے مطابق اجماع امت اور فقہ اسلامی کے قواعد واصول کی روشنی میں، امت مسلمہ کی خوب رہنمائی فرمائی۔ لیکن اہل باطل نے حق کی اس شمع فروزاں کو پسند نہ کیا بلکہ اس کے خلاف طرح طرح کے خود ساختہ بے بنیاد الزامات لگانے کا سلسلہ شروع کر دیا اور نہایت بے رحمانہ پروپیگنڈہ کے ذریعہ سے اس کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش کی مگر اس میں ناکام رہے کیونکہ، کسی نے خوب فرمایا!

نور حق ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اس بے جا الزامات واتہامات وافتراحات کا مضبوط کارخانہ ہندوستان کے علاقہ ''بریلی'' میں قائم کیا گیا، جس کے چلانے کے لئے ''مولوی احمد رضا خان بریلوی'' میدان عمل میں کود پڑے۔ میدان میں اترتے ہی انھوں نے تکفیر وتفسیر کا توپ خانہ اس وقت کے سب سے زیادہ پاکباز اولیاء اور دین اسلام کے سب سے زیادہ محافظ دار العلوم دیوبند کے چوٹی کے علماء کی طرف متوجہ کیا۔ ''مولوی احمد رضا خان بریلوی'' نے ان علماء کی کتابوں سے کچھ عبارات لیکر اس کو اپنے خود ساختہ معنی پہنائے اور پھر زور وشور سے ان بے گناہ علماء پر کفر کے فتوے لگائے۔

انصاف کا تقاضہ تو یہ تھا کے وہ پہلے سوچتا اور ان عبارات کے سو احتمالات میں فرض کرتا ایک احتمال بھی صحیح پاتا تو ان عبارات کو اسی صحیح محمل پر عمل کرتا اگر وہ اس طرح نہیں کرنا چاہتا تو دیانت کا تقاضا تھا کہ وہ بذریعہ خط ان علماء کرام سے پوچھتا کہ ان عبارات سے تمھارا مقصود کیا ہے۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ دیدہ ودانستہ طور پر

ایک منصوبے کے تحت اس نے ان علماء کرام کی عبارات کو توڑ مروڑ کر اپنے معنی پہنا دیئے اور پھر تکفیر کے توپ خانے کا دہانہ ان بے گناہ علماء کرام کی طرف سیدھا کیا اور گولے داغنے شروع کر دیئے۔ کسی نے سچ کہا!

پہلے اس نے مُس کہا پھر تق کہا پھر بل کہا
اس طرح ظالم نے مستقبل کے ٹکڑے کر دیئے

ذرا سوچنے کا مقام ہے کہ آج جو بریلوی حضرات کچھ عبارات کی وجہ سے جن علماء حق کو کافر قرار دیتے ہیں، وہ اتنی زحمت نہیں کرتے ہیں کہ جا کر ان علماء کرام سے معلوم کر لیں کہ ان عبارات سے تم لوگ کیا مطلب لیتے ہو؟ اور جو مطلب ہم لوگ لیتے ہیں اس کے بارے میں تم لوگ کیا رائے رکھتے ہو؟ اگر بریلوی حضرات ایسا کریں تو یقیناً اہل حق علماء کہہ دیں گے کہ ان عبارات سے جو مطلب تم لوگ نکالتے ہو وہ اس کا مطلب نہیں ہے، اس مطلب کو تو ہم بھی کفر سمجھتے ہیں بلکہ ان عبارات کا صحیح مطلب یہ ہے جس کو تم بھی کفر نہیں کہتے ہو۔ اس طرح افہام وتفہیم سے سارا جھگڑا ختم ہو جاتا، لیکن بریلوی علماء، دیوبندی علماء کے ساتھ بات کرنا حرام سمجھتے ہیں، بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ان سے سلام کلام کرنے سے بیوی پر طلاق ہو جاتی ہے، اب اس کا علاج کس کے پاس ہے؟ ہاں صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ انصاف کا ایک دن آئے گا وہاں سب کچھ حساب دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔

زیر نظر کتابچہ جس کا نام ''مولانا احمد رضا خان بریلوی حقیقت کے آئینہ میں'' ہے اس رسالہ میں ''حضرت مولانا محمد جاوید عثمان میمن صاحب'' نے یہی کوشش کی ہے کہ بریلوی حضرات نے علماء دیوبند کے اکابر کی عبارات کو اپنی طرف سے جو خود ساختہ معنی پہنائے ہیں وہ صحیح نہیں ہیں۔ ان کو غلط فہمی ہوئی ہے، یا انھوں نے دانستہ

طور پر غلط راستہ اختیار کیا ہے۔ ان عبارات کا صحیح مفہوم و مطلب اس طرح ہے جو ''مولانا محمد جاوید عثمان میمن صاحب'' نے ''حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ'' کی کتاب ''تحذیر الناس'' کی ان عبارات کو سمجھانے کی کوشش کی ہے، جن کا تعلق ''ختم نبوت'' سے ہے اسی طرح ''حضرت اقدس مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ'' کی کتاب ''حفظ الایمان'' کی ان عبارات کو سمجھانے کی کوشش فرمائی ہے جن کا تعلق مسئلہ ''علم الغیب'' سے ہے۔ پھر ''مولانا محمد جاوید میمن صاحب'' نے ان خیانتوں کی نشاندھی کی ہے جس کی بنیاد پر ''مولانا احمد رضا خان بریلوی'' نے علماء دیوبند کے خلاف علماء حجاز سے فتویٰ حاصل کیا تھا۔ پھر آخر میں ''مولانا محمد جاوید میمن صاحب'' نے ''مولانا احمد رضا خان بریلوی'' کی لگائی ہوئی اس فیکٹری کی کچھ جھلکیاں عوام کے سامنے پیش فرمائی ہیں، جس فیکٹری میں تکفیر کے فتوے تیار ہوتے ہیں۔

میرے خیال میں یہ بہت اچھی اور مفید کوشش ہے، بشرطیکہ لکھنے والے کے قلم کی کاٹ خیر خواہی اور اصلاح کی نیت سے ہو۔

اللہ تعالیٰ ''مولانا محمد جاوید عثمان میمن صاحب'' کو اس کار خیر پر اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کتاب کو مقبول خاص و عام بنائے۔

هذا ما لديّ ولا ازكيّ على الله احداً وصلى الله تعالى على حبيبه و نبيه وعلى اله واصحابه اجمعين.

عبدالحلیم محمد یوسف زئی استاذ
جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن
کراچی ۵
یکم رجب المرجب ۱۴۲۳ھ

﴿ تقریظ ﴾

مناظر اہلسنت شیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا عبدالرشید صاحب دامت برکاتہم عالیہ

خلیفہ خاص

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم عالیہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین و الصلوۃ و السلام علیٰ رسولہ محمد و الہ واصحابہ اجمعین.

اما بعد! حضرات علمائے دیوبند نے دین وملت اور دفاع اسلام کی جو محیر العقول خدمات انجام دی ہیں، مستقبل کا کوئی مورخ ان سے صرف نظر نہیں کرسکتا، کتاب وسنت، فقہ وفتاویٰ، احسان وتصوف، وعظ وارشاد، دعوت وتبلیغ اور دفاع وجہاد کے حوالہ سے علمائے دیوبند کی خدمات آج سارے عالم کے سامنے ہیں۔

لیکن یہ ایک امر واقعہ ہے کہ علمائے دیوبند کی خدمات کتنی وقیع وواقعی کیوں نہ ہوں وہ بہرحال ایک طبقہ کی خدمات ہیں جن کو مانا بھی جاسکتا ہے اور انکار بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس کے برعکس اہل بریلی کا وجود ہی علمائے دیوبند کا رہین احسان ہے، گویا علمائے دیوبند نہ ہوتے تو اہل بریلی کو ان کا زعومہ ایمان تک نصیب نہ ہوتا۔

آج ساری دنیا میں یہ بات عام ہے کہ بریلوی مکتب فکر اپنے بانی سے لیکر آج تک دین اسلام کے کسی شعبہ میں ایسی مثبت خدمات انجام نہ دے سکا جو اہل فکر ونظر اور صاحبان دانش وفراست کی توجہات اپنی جانب مبذول کرائے، خود بریلوی مکتب فکر کے سنجیدہ لوگوں کو اس بات کا شدید احساس ہے۔

ڈاکٹر مسعود احمد بریلوی لکھتے ہیں :

"آج کا سنجیدہ انسان ان (احمد رضا خان صاحب) کی طرف رخ کرتے جھجکتا ہے"۔ (انوار رضا، صفحہ ۱۰)

جب دین کی تمام مثبت خدمات علمائے دیو بند نے سمیٹ لیں تو اب اہل بریلی کے لئے وہ کون سا شعبہ رہ گیا تھا، جس میں وہ ہمہ گیر پیش قدمی کرتے کہ وہ شعبہ ان کی بقاء کا باعث اور ان کی پہچان بن جاتا۔ وہ شعبہ "دار التکفیر" کے نام سے مشہور ہے۔ جس کا مرکزی دفتر "منظر الاسلام" کے نام سے بریلی شریف میں موجود ہے، اس شعبہ نے کیسی خدمت انجام دی ہے۔

اس کا بیان مولانا معین الدین اجمیری صاحب سے سنیں :

"دنیا میں شاید کسی نے اس قدر کافروں کو مسلمان نہیں کیا ہوگا، جس قدر اعلیٰ حضرت (احمد رضا خان بریلوی) نے مسلمانوں کو کافر بنایا ہے"

(تجلیات انوار المعین صفحہ ۳۷)

علمائے دیو بند سے اہل بریلی کو یہی مخالفت ہے کہ بدعات و منکرات کے پردہ کو چاک کر کے اصل دین کیوں لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ علمائے دیو بند سے اہل بریلی کو اختلاف نہیں بلکہ مخالفت ہے، کیونکہ اختلاف میں لزوم کے ساتھ التزام بھی موجود ہوتا ہے کہ جو بات لازم آئے متکلم تسلیم کرے کہ، ہاں میں نے یہی بات کہی ہے اور اس سے میری یہی مراد ہے اور اگر کہنے والا نہ مانے کہ میں نے یہ بات نہیں کہی تو یہ محض الزام ہے اور اس الزام پر ڈٹ جانے کا نام مخالفت ہے۔

خان صاحب بریلوی کی یہی عادت تھی کہ وہ اپنے مخالفین کی عبارات کے مطالب از خود گھڑ کر بیان کرتے تھے، صاحبان عبارات حیران رہ جاتے تھے کہ

ہمارے وہم وگمان میں بھی اس عبارت کا وہ مطلب نہیں جو خان صاحب بریلوی نے بیان کیا ہے۔ لیکن خان صاحب بریلوی کہتے تھے کہ نہیں اس عبارت کا وہ مطلب نہیں ہے جو تم بیان کررہے ہو بلکہ وہ مطلب ہے جو میں بیان کررہا ہوں۔

خان صاحب بریلوی کے الزامات کے جواب میں علمائے دیوبند نے اتنا کچھ لکھا اور کہا ہے کہ اب صرف یہی باقی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ :

﴿لا حجة بيننا و بينكم ط الله يجمع بيننا ج واليه المصير﴾

(شوریٰ آیت ۱۵)

ترجمہ: ''ہماری تمہاری کچھ بحث نہیں، اللہ ہم سب کو جمع کریگا، اور (اس میں شک ہی نہیں کہ) اسی کے پاس جانا ہے''۔ (تفسیر بیان القرآن، مولانا تھانویؒ)

وجہ اس مخالفت کی یہ ہے کہ اس مکتب فکر کے سرغنوں کے لئے اب یہ بات پیشہ اور کاروبار بن گئی ہے۔

جناب مولانا محمد جاوید عثمان میمن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے عوام الناس کے ذہن کو مدنظر رکھتے ہوئے اس موضوع پر اچھی بحث کی ہے، انداز تحریر سلجھا ہوا اور سہل ہے، امید ہے کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ''مولانا موصوف'' کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور نافع بنائے۔

امین بجاه سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم۔

حرف آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللهم لک الحمد بهدايتک ايا نا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين ربنا لا تزغ قلوبنا بعداذهديتنا و هب لنا من لدنک رحمة انک انت الوهاب كل الحمد منک واليک وبک انت كما اثنيت علىٰ نفسک الحمدللّٰه الذى نجانا من الغواية والغباوة والشقاوة والقساوة والغفلة والعيلة والذلة في سلوک وطرق حفاظة الايمان والصلوة والسلام الاتمان الاكملان على سيدنا ومولانا محمد مفرق فرق الكفر والطغيان وعلىٰ اله و صحبه واهل بيته واتباعه ماتعاقب الملوان وغلبت السّنّة النبوية علىٰ صاحبها الصلوة والسلام والتحية على البدعة القبيحة وتضاد الكفر والايمان .

مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کی ذہانت اور معلم انسانیت ﷺ سے محبت کا دعویٰ جو فاضل بریلوی کو ہے اس کا اثر ہے کہ سیدھے اور صاف معنی کو چھوڑ کر وہی معنی مراد لئے جاتے ہیں جس میں آپ ﷺ کی توہین نکلے، گو مصنف کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہو چہ جائیکہ مراد ہوں۔ لفظوں سے نکلیں یا نہ نکلیں، سیاق وسباق موید ہوں یا نہ ہوں مگر کریں کیا، مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی اپنی فطرت سے مجبور تھے سوائے ایک مضمون کے کسی عبارت کا اور مطلب ہی ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔

کفر کی عینک انگریز نے ان کی آنکھوں میں ایسی لگائی کہ اب وہ ہر ایک کو اسی کفر کی عینک سے دیکھتے ہیں۔ (نعوذ باللہ العظیم)

کیونکہ یہ تکفیر اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں ہے بلکہ محض بغض وعناد اور عداوت اسلام پر مبنی ہے۔ جب تک ان کے مخالف مسلمان، سنت کے فریفتہ رہیں گے فاضل بریلوی کا بغض ان سے جا ہی نہیں سکتا، بلکہ فاضل بریلوی علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے تمام لوگوں سے ایک ہی مطالبہ کرتے ہیں کہ سب انہیں کافر کہو، ورنہ تم بھی کافر ہو جاؤ گے۔ خدا را ذرا انصاف تو کیجئے! ہم بھی یہی کہتے ہیں جو معلم انسانیت ﷺ کی گستاخی کرے وہ تو کافر ہے ہی مگر ہمارے نزدیک تو جو اولیاء کرام اور علمائے عظام اور صلحائے امت کے ساتھ بھی گستاخی کرے اس کے بھی ایمان کے سلب ہونے کا خوف ہے اور عقل کے مسخ ہونے کا اندیشہ ہے۔

فاضل بریلوی کے ہوا خواہاں کہاں ہیں ان کو عالم فاضل، مجدد مأة حاضرہ اور ستر قسم کے علوم کا مجدد ماننے والو! کبھی تم نے غور کیا کہ تم لوگ کس طرف جا رہے ہو۔ اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت، کہتے، کہتے تمہارا منہ تو خشک ہوتا نہیں۔ تم لوگوں نے اکابرین علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ اور برصغیر کے مسلمانوں کی جو تم نے فاضل بریلوی کے ساتھ مل کر تکفیر کی ہے اور آج تک کرتے آ رہے ہو، اس کی سزا میں تم لوگ علم نافع، عمل صالح سنت کی عظمت وتابعداری سے بالکل محروم ہو اور صرف بدعت کے دلدادہ ہو۔

یہاں یہ ظاہر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے زیر نظر کتاب میں جو کچھ بھی تحریر کیا ہے وہ "سبط البنان" ہی کی توضیح ہے کوئی جدید بات تحریر نہیں کی ہے، ہاں عنوان کے بدلنے سے ان شکوک کا رفع ہو جانا ممکن ہے جو غلط فہمی کی بنا پر ہیں اور جو

اعتراض تعنت اور حسد کی وجہ سے جان بوجھ کر کر لئے گئے ہیں ان کا دفع کرنا کسی تقریر اور بیان سے ناممکن ہے، وہ تو محض مقلب القلوب کے حوالے ہیں اگر وہ بہتان لگانے والوں کو ہدایت دے تو ممکن ہے ورنہ نہیں۔ (واللہ تعالیٰ ھو الموافق)

یہی امر آخر ہمارا مقصود ہے اور اسی کو ہم بیان کرنا چاہتے ہیں کہ "حفظ الایمان" اور "تحذیر الناس" کی عبارات بے شک آئینہ کی طرح صاف اور بے غبار ہیں۔ مخالفین جو کہ فاضل بریلوی کے نام لیوا ہیں ان کو اپنے دلوں کا غبار اور عداوت اور بدگمانی نظر آتی ہے ورنہ "حفظ الایمان" اور "تحذیر الناس" کی عبارات پر بالکل لب کشائی کی قطعاً کوئی گنجائش ہی نہیں پائی جاتی ہے "حفظ الایمان" کا مطلب صاف وصریح وصحیح ودرست ہے۔ اس میں تنقیص شان حضرت والا ﷺ کا نام بھی نہیں اور نہ ہی مصنف کی مراد ہے، جس کی بناء پر مصنف بالکل اہل سنت والجماعت حنفی سنی مسلمان ہیں۔ ان کی جانب تکفیر کی نسبت محض غلط اور لغو اور بے جا ہی نہیں بلکہ گناہ کبیرہ ہوتے ہوئے سخت قسم کی بے حیائی اور خیانت بھی ہے۔ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے جو کچھ بھی ان عبارتوں کے متعلق خامہ فرسائی فرمائی ہے، وہ علم ودیانت وایمانداری سے بالکل دور ہے۔ فاضل بریلوی اور ان کی ذریت بغور اس کا مطالعہ فرمالیں اور اگر تھوڑی بھی شرم وحیاء ہو تو حق بات کو قبول کرلیں ورنہ خود بھی حشر کے دن برباد ہونگے اور دوسرے معصوم مسلمانوں کو بھی اپنے ساتھ برباد کریں گے۔ دیکھئے آپ کے اپنے مکتب فکر کے حضرت مولانا پیر کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ: "یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا (محمد قاسم) نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ عقیدہ ختم نبوت کے منکر تھے کیونکہ یہ اقتباس بطور عبارت النص اور اشارۃ النص، اس امر پر بلاشبہ دلالت کرتے ہیں کہ مولانا نانوتوی

رحمۃ اللہ علیہ ختم نبوت زمانی کو ضروریات دین سے یقین کرتے تھے اور اس کے دلائل کو قطعی اور متواتر سمجھتے تھے، انھوں نے اس بات کو صراحت سے ذکر کیا ہے کہ جو حضور ﷺ کی ختم نبوت زمانی کا منکر ہے، وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے"۔

(تحذیر الناس میری نظر میں صفحہ ۵۸)

جناب خواجہ قمر الدین سیالوی، سیال شریف والے فرماتے ہیں:

"میں نے 'تحذیر الناس' کو دیکھا، میں مولانا محمد قاسم صاحب کو اعلیٰ درجہ کا مسلمان سمجھتا ہوں۔ مجھے فخر ہے کہ میری حدیث کی سند میں ان کا نام موجود ہے۔ خاتم النبیین کے معنی بیان کرتے ہوئے مولانا (نانوتوی) کا دماغ پہنچا ہے وہاں تک معترضین کی سمجھ نہیں گئی، قضیہ فرضیہ کو قضیہ واقعیہ حقیقیہ سمجھ لیا گیا ہے"۔

(ڈھول کی آواز صفحہ ۱۳)

حضرت مولانا پیر کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا کامل الدین رتو کالوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ایک خط میں تحریر فرمایا کہ:

"حضرت قاسم العلوم کی تصنیف لطیف مسمّٰی بہ 'تحذیر الناس' کو متعدد بار غور و تامل سے پڑھا اور ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا"۔

حضرت مولانا پیر کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس فتویٰ پر مولانا ابو سعید، مدرس مدرسہ رضویہ مسجد کھجیوالی اللیالی، سرگودھا کی بھی تصدیق ان الفاظ میں موجود ہے:

(ھذا کلہ صحیح عندی)

ترجمہ: "اس سے ختم نبوت ثابت ہے نہ کہ اجراء نبوت"۔

مولانا ابو سعید صاحب کا فہم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب رحمۃ اللہ

علیہ کے کلام کی مراد کو پا گیا، مگر مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی اسے نہ پاسکے، یا انھوں نے عمداً اپنے آپ کو انگریز کے کھاتہ میں ڈال دیا اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں عملاً شریک ہونے والے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف کمر ہمت باندھ لی۔ قارئین! اس سے بخوبی واقف ہو جائیں گے کہ حضرت مولانا پیر کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھنے کے بعد بھی حضرت اقدس مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''تحذیر الناس'' کی عبارتوں کی مخالفت نہیں فرماتے ہیں بلکہ خود مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو مسلمان ہی مانتے ہیں اور اپنا فیصلہ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کے خلاف دیا ہے اور ہم حضرت پیر صاحب کی اس ہمت پر انہیں داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

حضرت مولانا پیر کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وہ خط زیر نظر کتاب کے صفحہ (۲۶) پر شائع کر رہے ہیں اور اس خط کا اصل فوٹو بھی ساتھ میں ہوگا۔ قارئین! اسے بار بار مطالعہ فرمائیں تو فاضل بریلوی کے حقیقی چہرہ سے آپ واقف ہو جائیں گے۔

احقر اس رسالہ کا نام ''مولانا احمد رضا خان بریلوی حقیقت کے آئینہ میں'' رکھتا ہے۔ آخر میں تمام قارئین، ناشرین، قاسمین و معاونین سے خلوص دل سے درخواست ہے کہ وہ اس رسالہ کو پڑھتے ہوئے اپنی درد بھری مقبول دعاؤں میں احقر کو ضرور یاد رکھیں یہ محض آستانہ شفیق الامت حضرت اقدس عارف باللہ سیدی و مرشدی و محبوبی حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم اور قلم کی کرامت اور قلب مبارک کی تاثیر اور فیض عام کے برکات ہیں، جس سے احقر ناآشنا تھا، چشم بصیرت کی ایک ادنیٰ جھلک حاصل ہونے کے بعد دل و زبان بے اختیار یہ

کہنے پر مجبور ہیں :

"یہ سب کچھ میرے آقا سیدنا ومولانا شفیق الامت رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک قدموں میں بیٹھنے کی برکتیں ہیں جس کے سبب آج احقر کی یہ کتاب پایہ تکمیل کو پہنچ رہی ہے"۔

اللہ تبارک وتعالٰی جل جلالہ وعم نوالہ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرما کر نجات کا ذریعہ بنائے اور اس کا ثواب میرے محبوب ومحترم والد گرامی جناب عثمان محمد ہنگورا صاحب مرحوم کو اور میرے محبوب شیخ شفیق الامت رحمۃ اللہ علیہ کو اور دیگر اکابرین، شہداء کرام کو بھی پہنچائیں۔ (آمین ثم آمین)

وصلی اللہ تعالٰی علی خیر خلقہٖ و نور عرشہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہٖ اجمعین۔

وباللہ التوفیق

خاک زیر نعلین شفیق الامت رحمۃ اللہ علیہ

عاصی وخاطی محمد جاوید عثمان میمن عفی عنہ

جمعہ ۲۶ شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ

۲۴ اکتوبر ۲۰۰۳ء

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ پر "ختم نبوت ﷺ کے منکر ہونے" کے لگائے گئے الزام کا جواب اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تحذیر الناس" کی چند عبارتوں کا صحیح مطلب۔

سوال : حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تحذیر الناس" کی عبارتوں کا صحیح مطلب کیا ہے ؟

جواب : حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ یہاں پر اپنی مذکورہ بالا تحقیق کے موافق "خاتمیت ذاتی" کا بیان فرما رہے ہیں۔ اس موقع پر "تحذیر الناس" کی پوری عبارت اس طرح تھی۔

" غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے غرض کیا تو آپ ﷺ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا، بلکہ اگر بالفرض آپ ﷺ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو، جب بھی آپ ﷺ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے "۔ (تحذیر الناس صفحہ ۱۸)

دوسری جگہ حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ یوں فرما رہے ہیں کہ :

" اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا "۔ (تحذیر الناس صفحہ ۳۴)

محترم قارئین کرام ! اب آپ ان عبارات کو عام فہم مثال سے یوں سمجھ لیجئے کہ :

"کسی ملک میں کوئی وبائی مرض پھیلا، بادشاہ کی طرف سے ایک کے بعد دوسرے بہت سے طبیب بھیجے گئے اور انھوں نے اپنی قابلیت کے موافق مریضوں کا علاج کیا، اخیر میں اس رحیم و کریم بادشاہ نے سب سے بڑا اور سب سے زیادہ حاذق طبیب جو پہلے تمام طبیبوں کا استاد بھی ہے اس کو بھیجا اور اعلان کر دیا کہ اب اس کے بعد کوئی اور طبیب نہیں آئے گا۔ آئندہ جب بھی کوئی مریض ہو، وہ اسی آخری طبیب کا نسخہ استعمال کرے، اسی سے شفا ہوگی، بلکہ اس کے بعد جو کوئی شاہی طبیب ہونے کا دعویٰ کرے، وہ جھوٹا اور واجب القتل ہے۔ چنانچہ دنیا کا وہ آخری طبیب آیا اور اس نے آکر اپنا شفاخانہ کھولا۔ اب جوق در جوق مریض اسکے دارالشفاء میں داخل ہو کر شفایاب ہوئے۔ بادشاہ نے اپنے اس طبیب کو حکم نامہ میں "خاتم الاطباء" کا خطاب بھی دیا۔ اب عوام تو یہ سمجھتے ہیں کہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ یہ طبیب زمانے کے اعتبار سے سب سے آخری طبیب ہے اور اس کے بعد اب کوئی اور طبیب بادشاہ کی طرف سے نہیں آئے گا اور اہل فہم کی ایک جماعت (جو بالیقین جانتی ہے کہ یہ طبیب فی الواقع آخری ہی طبیب ہے) وہ جماعت کہتی ہے کہ اس عظیم الشان طبیب کو "خاتم الاطباء" صرف اسی وجہ سے نہیں کہا گیا ہے کہ وہ آخری طبیب ہے، بلکہ اسکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ تمام پہلے طبیبوں کی طب کا سلسلہ اسی جلیل القدر طبیب پر ختم ہے یعنی وہ سب اسکے شاگرد ہیں، انھوں نے فن طب اسی سے سیکھا ہے، لہٰذا اس دوسری وجہ سے بھی وہ "خاتم الاطباء" ہے اور یہ دونوں قسم کی خاتمیت اسی "خاتم الاطباء" کے لفظ سے ہی نکلتی ہے بلکہ گر تم غور کرو گے تو تم کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ بادشاہ نے اس حاذق طبیب کو جو سب سے آخر میں بھیجا ہے اسکی وجہ بھی یہی ہے کہ یہ فن طب میں

سب سے فائق سب سے ماہر اور سارے طبیبوں کا استاد ہے اور قاعدہ ہے کہ بڑے طبیب کی طرف اخیر ہی میں رجوع کیا جاتا ہے۔ مقدمات تمام تحتانی مراحل طے کرنے کے بعد ہی بادشاہ معظم کی عدالت میں پہنچتے ہیں۔ بہر حال یہ طبیب صرف زمانہ ہی کے اعتبار سے ''خاتم الاطباء'' نہیں ہے، بلکہ اپنے فن کے کمال کے اعتبار سے بھی ''خاتم الاطباء'' ہے اور دوسری خاتمیت ایسی ہے کہ اگر بالفرض اس زمانے میں یا اس کے بعد بھی کوئی طبیب آجائے تو اس کی اس خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آتا ''۔

محترم قارئین کرام ! اب آپ ہی انصاف کیجئے کہ اہل فہم کی اس جماعت کے متعلق ان کے کسی دشمن کا یہ کہنا کہ یہ لوگ اس ''خاتم الاطباء'' کو آخری طبیب نہیں مانتے اور اس کی اس حیثیت کے منکر ہیں یہ کتنی بڑی غلطی اور کس قدر بے حیائی ہے۔ جبکہ اہل فہم کی یہ جماعت اس شاہی طبیب اور ذاتی اور مرتبی حیثیت سے 'خاتم الاطباء' ماننے کے ساتھ یہ بھی صاف صاف کہتے ہیں کہ زمانے کے لحاظ سے بھی یہی آخری طبیب ہے اور اس کے بعد اب کوئی طبیب بادشاہ کی طرف سے نہیں آئے گا، بلکہ جو کوئی اس کے بعد شاہی طبیب ہونے کا دعویٰ کرے وہ واجب القتل ہے۔

اب ہم یہاں یہ بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ تو خاتمیت زمانیہ کے منکر نہیں ہیں بلکہ خاتمیت زمانیہ کے منکر کو کافر سمجھتے ہیں لیکن اس خاتمیت زمانیہ کی فضیلت کے علاوہ خاتمیت رتبیہ کی فضیلت بھی معلم انسانیت ﷺ کے لئے ثابت کرنا چاہتے ہیں، تاکہ آپ ﷺ کی تمام اولین و آخرین پر فضیلت اور سیادت ثابت ہو اور خاتمیت زمانیہ اور رتبیہ میں فرق یہ کہ خاتمیت زمانیہ کے اعتبار سے معلم انسانیت ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا شرعاً

محال اور ناممکن ہے اور خاتمیت رتبیہ کے اعتبار سے بفرض محال اگر آپ ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی مبعوث ہو، تو آپ ﷺ کی خاتمیت رتبیہ میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ بہر صورت آپ ﷺ کمالات نبوت کے منتہی اور خاتم ہیں، آفتاب اگر تمام ستاروں سے پہلے طلوع کرے یا درمیان میں طلوع کرے آفتاب کے منبع نور ہونے میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اسی طرح بالفرض اگر معلم انسانیت ﷺ تمام انبیاء کرام سے پہلے مبعوث ہوتے یا درمیان میں مبعوث ہوتے تو آپ ﷺ کے منبع کمالات ہونے میں کوئی فرق نہ آتا اور یہ فرق بھی احتمال عقلی کے درجہ میں ہے، ورنہ جس طرح خاتمیت زمانیہ میں آپ ﷺ کے بعد نبی کا آنا محال ہے، اسی طرح خاتمیت رتبیہ میں بھی آپ ﷺ کے بعد نبی کا آنا محال ہے۔ اس لئے اگر انبیاء متاخرین کا دین، دین محمدی کے مخالف ہو تو اعلیٰ کا ادنیٰ سے منسوخ ہونا لازم آئے گا۔

یہاں تک تو ''تحذیر الناس'' کے صفحہ ۱۸ اور ۳۴ کی عبارات کا صحیح مطلب عرض کیا گیا ہے، رہا تیسری عبارت جس کو مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے سب سے آخر میں نقل کیا ہے، یہ عبارت ''تحذیر الناس'' کے چوتھے صفحہ کی عبارت ہے، جہاں سے کتاب ''تحذیر الناس'' شروع ہوتی ہے۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''بعد حمد و صلوۃ کے، قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنا چاہئے تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو، سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ ﷺ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ ﷺ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر

زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں "۔ (تحذیر الناس صفحہ ۴۔۵)

محترم قارئین کرام ! اس عبارت میں دو چیزیں قابل لحاظ ہیں: ایک یہ کہ یہاں حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ "ختم نبوت" پر بحث نہیں فرمارہے ہیں بلکہ لفظ "خاتم" کے "معنی" پر بحث فرمارہے ہیں، دوسرے یہ کہ خاتم سے "ختم زمانی" مراد لینے کو عوام کا خیال نہیں بتلایا بلکہ "ختم زمانی میں حصر" کرنے کو عوام کا خیال بتلایا ہے اور عوام کے اسی نظریہ سے حضرت مولانا نانوتوی" کو اختلاف ہے ورنہ "خاتمیت زمانی" "مع" "خاتمیت ذاتی" "مراد لینا خود حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ و مسلک مختار ہے، جیسا کہ سابقہ صفحات پر مثال میں عرض کیا جاچکا ہے۔

بہر حال چونکہ خود حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک لفظ "خاتم النبیین" سے "ختم زمانی" بھی مراد ہے، اسلئے ماننا پڑے گا کہ یہاں صرف "حصر" کو عوام کا خیال بتلایا ہے اور مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا مطلب صرف یہ ہے کہ عوام تو یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ﷺ کے لئے لفظ "خاتم النبیین" سے صرف "خاتمیت زمانی" ہی ثابت ہوتی ہے، اس کے سوا کچھ نہیں ثابت ہوتا اور اہل فہم کے نزدیک اصل حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کے اس لفظ سے معلم انسانیت ﷺ کے لئے "خاتمیت زمانی" بھی اور "خاتمیت ذاتی" دونوں ثابت ہوتی ہیں۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے تو آپ ﷺ کا تمام اولین اور آخرین سے افضل ہونا ثابت کیا ہے۔ وہ یہ کہ آپ ﷺ پرتو نور کمالات نبوت منتہی اور خاتم ہیں اور علوم اولین و آخرین کے منبع ہیں۔ جس طرح تمام روشنیوں کا سلسلہ آفتاب پر ختم ہوتا ہے، اسی طرح تمام علوم اور کمالات کا سلسلہ معلم کائنات

ﷺ پر ختم پر ہوتا ہے۔

مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی اعتراض کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ :

''اس میں ''خاتم النبیین'' سے ''خاتم زمانی'' مراد لینے کو عوام کا خیال بتلایا گیا ہے، حالانکہ خاتم کے یہ معنی خود حضور سرور عالم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام سے بھی مروی ہیں، پس مصنف ''تحذیر الناس'' کے نزدیک حضور ﷺ اور تمام صحابہ کرام عوام میں داخل ہوئے ''۔ معاذ اللہ (الموت الاحمر)

مولانا فاضل بریلوی کے اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''خاتم'' سے ''خاتم زمانی'' مراد لینے کو عوام کا خیال نہیں بتلایا بلکہ ''ختم زمانی'' میں ''حصر'' کرنے کو عوام کا خیال بتلایا ہے اور معلم انسانیت ﷺ اور کسی بھی صحابی رسول ﷺ سے ''حصر'' ثابت نہیں، بلکہ حضرات مفسرین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے بھی کسی نے ''حصر'' کرنے کو تصریح نہیں فرمائی، تو پھر کیونکر عوام الناس اور بریلوی حضرات ''حصر'' کی جرات کرتے ہیں۔

قارئین کرام ! اگر کسی مفسر کے کلام میں ''حصر'' کا کوئی لفظ پایا بھی جائے تو وہ ''حصر حقیقی'' نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ''حصر اضافی'' بالنظر الیٰ تاویلات الملاحدۃ ہے۔

اس کے باوجود بھی اگر بریلوی حضرات، حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ انھوں نے معاذ اللہ معلم انسانیت ﷺ کی بیان کردہ تفسیر کو عوام کا خیال بتلادیا، پھر ہم بریلوی حضرات ہی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ خود آپ ﷺ سے یا کسی صحابی سے ایک ہی روایت ''حصر'' کی ثابت کردے۔

پھر یہ کہ حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات میں ایک جگہ اس کی بھی تصریح فرمادی ہے کہ" باب تفسیر" میں عوام سے مراد کون لوگ ہوتے ہیں، الفاظ مکتوب یہ ہے : ﴿ وجز انبیاء علیہم السلام راسخین فی العلم ہمہ عوام اند ﴾

ترجمہ : " باب تفسیر میں سوائے انبیاء کرام علیہم السلام اور علمائے راسخین کے سب عوام ہیں"۔ (قاسم العلوم نمبر اول، مکتوب دوم صفحہ ۴)

ان تصریحات کے ہوتے ہوئے بھی یہ کہنا کہ حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے معلم انسانیت ﷺ اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عوام میں داخل کردیا سخت ترین بددیانتی ہے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی علمی خیانت، "تحذیر الناس" کی عبارتوں کو توڑپھوڑ کر پیش کرنے کا ثبوت۔

سوال : آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے کہ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے "تحذیر الناس" کی عبارتوں کو توڑ پھوڑ کے ایک ہی عبارت بنا ڈالا جس کو آپ تحریف کہتے ہو ؟

جواب : مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے "تحذیر الناس" کی عبارت نقل کرنے میں نہایت افسوسناک تحریف سے کام لیا ہے، جس کے بعد کسی طرح اس کو "تحذیر الناس" کی عبارت نہیں کہا جا سکتا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ عبارت "تحذیر الناس" کے تین مختلف صفحات کے متفرق فقروں کو جوڑ کر بنائی گئی ہے، اس طرح کہ

ایک فقرہ صفحہ ۳ کا ہے اور ایک صفحہ ۱۴ کا اور ایک صفحہ ۲۸ کا اور صفحات کا نمبر لکھنا تو درکنار فقروں کے درمیان ''ڈیش (۔)'' تک نہیں دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے کسی طرح دیکھنے والا یہ نہیں سمجھ سکتا کہ یہ مختلف مقامات کے فقرے ہیں، بلکہ وہ یہی سمجھنے پر مجبور ہوگا کہ یہ مسلسل ایک عبارت ہے، پھر اسی پر بس نہیں بلکہ خالص کفر کا مضمون بنانے کے لئے مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے ان فقروں کی ترتیب بھی بدل دی ہے، اس طرح کہ پہلے صفحہ ۱۴ کا فقرہ لکھا ہے اس کے بعد صفحہ ۲۸ کا فقرہ پھر صفحہ ۳ کا فقرہ لکھ کر عبارت یوں بناڈالی ہے۔

مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی ''حسام الحرمین'' میں شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں:

(قاسم النانوتوی "صاحب تحزیر الناس" وهو القائل فیه لو فرض فی زمنه ﷺ بل لو حدث بعده ﷺ نبی جدید لم یخل ذالک بخاتمیته وانما یتخیل العوام انه ﷺ خاتم النبیین بمعنی اخر النبیین انه لافضل فیه اصلاً عنداهل الفهم الیٰ اخرماذکرمن الهذیانات وقد قال فی التتمة والاشباه وغیرهما اذالم یعرف ان محمداً ﷺ اخر الانبیاء فلیس بمسلم لانه من الضروریات)

(حسام الحرمین صفحه ۱۲، ۱۳)

ترجمہ: ''قاسم نانوتوی جس کی ''تحذیر الناس'' ہے اور اس نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت

محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ عوام کے خیال میں رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہے کہ تقدم یا تاخیر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں الخ حالانکہ فتاوے تتمہ اور الاشباہ والنظائر وغیرہما میں تصریح فرمائی کہ اگر محمد ﷺ کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں کہ حضور اقدس ﷺ کا آخر الانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریات دین سے ہے"۔

(ترجمہ: حسام الحرمین صفحہ ۱۲)

محترم قارئین کرام ! مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کے اس ترتیب بدل دینے کا یہ اثر ہوا کہ "تحذیر الناس" کے ان تینوں فقروں کو اگر علیحدہ علیحدہ اپنی جگہ پر دیکھا جائے تو کسی کو انکار "ختم نبوت" کا وہم بھی نہیں ہو سکتا، لیکن یہاں فاضل بریلوی نے جس طرح "تحذیر الناس" کی عبارت نقل کی ہے اس سے صاف "ختم نبوت" کے انکار کا مفہوم ہوتا ہے اور یہ صرف فاضل بریلوی کی قلم کاری کا نتیجہ ہے، ورنہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا دامن اس الزام سے بالکل پاک وصاف ہے اور "تحذیر الناس" کی ان عبارتوں کا جو عربی ترجمہ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے حضرات علمائے حرمین شریفین کے سامنے پیش کیا ہے، اس میں تو اور بھی غضب ڈھایا ہے اور دیدہ دلیری کے ساتھ جعلسازی کی انتہا کر دی ہے، حرکت یہ کی ہے کہ صفحہ "۱۴" اور صفحہ "۲۸" کے پہلے دونوں فقروں کو توڑ پھوڑ کے ایک ہی فقرہ بنا ڈالا ہے، اس طرح کہ پہلے فقرہ کا مسند الیہ حذف کر دیا اور دوسرے ہی کے مسند الیہ کو پہلے کا بھی مسند الیہ بنا دیا، جس کے بعد کسی کو وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ یہ مختلف جگہ کی مختلف عبارتیں ہیں اور انہیں کارروائیوں کو تحریف کہتے ہیں اور اس قسم کی

تحریفات سے اصل مضمون کا بدل جانا اور کسی اسلامی کلام کا خالص کفر ہو جانا بالکل بعید نہیں "تحذیر الناس" تو بہر حال ایک انسان کی کتاب ہے۔

بہر حال یہ حقیقت بالکل ظاہر ہے کہ بعض اوقات کسی کلام میں معمولی سی تحریف کر دینے سے مضمون بدل جاتا ہے اور اس میں اسلام و کفر کا فرق ہو جاتا ہے چہ جائیکہ اس قدر زبردست الٹ پلٹ کی جائے کہ مختلف صفحات کے فقروں کو توڑ پھوڑ کر ایک مسلسل عبارت بنائی جائے اور فقروں کی ترتیب بھی بدل دی جائے۔

پس چونکہ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے "تحذیر الناس" کی ان عبارتوں میں اس قسم کی تحریف کر کے کفر کا جو حکم لگایا ہے اور فاضل بریلوی کی اس تحریف اور الٹ پلٹ نے "تحذیر الناس" کی اس عبارت کا مطلب بالکل بدل دیا ہے اور اس میں "ختم نبوت زمانی" کے انکار کے معنی پیدا کر دیئے ہیں اس لئے ہم فاضل بریلوی کے اس فتویٰ کو دانستہ دھوکہ وفریب اور معاندانہ تلبس سمجھنے پر مجبور ہیں ،کیونکہ فاضل بریلوی اتنے بے علم اور کم سمجھ بھی نہیں تھے کہ ان کے اس فتویٰ کو ان کی ناسمجھی کا نتیجہ سمجھا جاسکے۔ واللہ اعلم ۔

محترم قارئین کرام ! ہمارے پاس اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے جان بوجھ کر "تحذیر الناس" کے عربی ترجمہ میں ایک نہایت افسوسناک خیانت یہ کی ہے کہ "تحذیر الناس" میں صفحہ "۳" کی عبارت اس طرح تھی۔

"مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخیر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں"۔

(تحذیر الناس صفحہ ۳)

محترم قارئین کرام! اس سے ظاہر ہے کہ اس میں صرف فضیلت بالذات کی نفی کی گئی ہے، جو بطور مفہوم مخالف فضیلت بالعرض کے ثبوت کو مستلزم ہے، مگر مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کی اس چالاکی نے اس عبارت کا عربی ترجمہ اس طرح کردیا:

(مع انه لافضل فيه اصلاعند اهل الفهم) (حسام الحرمین صفحہ ۱۳)

جس کا مطلب یہ ہوا کہ

"حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے میں اہل فہم کے نزدیک بالکل فضیلت نہیں"۔

اس میں ہر قسم کی فضیلت کی نفی ہوگئی اور ان دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کی کتاب "تحذیر الناس" کے بارے میں بریلوی عالم حضرت مولانا پیر محمد کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تعریفی وتوصیفی خط۔

نقل خط حضرت مولانا پیر محمد کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نحمده ونصلی علیٰ صفوة الخلق حبيب الا له ،خاتم النبيين وعلى اله و صحبه واصفياء امته وعلماء ملته اجمعين الى يوم الدين

حضرۃ قاسم العلومؒ کی تصنیف لطیف مسمّٰی بہ تحذیر الناس کو متعدد بار غور د تامل سے پڑھا اور ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا علماء حق کے نزدیک حقیقت محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف صلاۃ و سلام متشابہات سے ہے اور اس کی صحیح معرفت انسانی حیطہ امکان سے خارج ہے، لیکن جہاں تک فکر انسانی کا تعلق ہے حضرت مولانا نانوتوی قدس سرہ کی یہ نادر تحقیق کئی شپرہ چشموں کیلئے سرمہ بصیرۃ کا کام دے سکتی ہے، رہے فریفتگان حسن مصطفوی تو ان کے بے قرار دلوں اور بے تاب نگاہوں کی وارفتگیوں میں اضافہ کا ہزار سامان اس تحذیر الناس میں موجود ہے۔ آپ نے اپنے عملی دقیق اور محققانہ انداز میں یہ واضح کرنے کی سعی فرمائی ہے کہ ہر قسم کا کمال علمی ہو یا عملی، حسی ہو یا معنوی، ظاہری ہو یا باطنی حضور ﷺ کا ذاتی کمال ہے اور جہاں کہیں کم و بیش اس کی جلوہ نمائی ہے وہ اثر نظر فیض حبیب کبریا ہے۔ علیه اجمل التحية واطيب الثناء.

اسی طرح صفت نبوت و رسالت سے نبی رحمت ﷺ متصف بالذات ہیں اور حضور کے علاوہ جس کو یہ شرف بخشا گیا ہے اس کے لئے حضور ﷺ کی ذات ستودہ صفات واسطہ فی العروض ہے۔ اسی طرح تمام وہ علوم جو مختلف زمانوں میں مختلف انبیاء کرام اور رسل عظام کو دیئے گئے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا قلب میزان سب علوم الاولین والآخرین کا جامع اور امین ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفت علم روح محمدی ﷺ کی مربی ہے۔ اسی ضابطہ اور مسلم قاعدہ کی روشنی میں مولانا خاتم النبیین کی صفت کی تخلیق فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ختم نبوت کے دو مفہوم ہیں ایک وہ ہے جہاں تک عوام کی عقل و خرد کی رسائی ہے اور دوسرا وہ ہے جسے خواص ہی خداداد نور فراست سے سمجھ سکتے ہیں۔ عوام کے نزدیک تو ختم نبوۃ کا اتنا ہی مفہوم ہے

کہ حضور پرنور ﷺ آخری نبی ہیں اور حضور ﷺ کے بعد اور کوئی نبی نہیں آسکتا اور بے شک یہ درست ہے اس میں کسی کو کلام نہیں اور نہ کسی کو مجال شک ہے اور اس میں شک کرنے والا دائرہ اسلام سے اسی طرح خارج ہے جس طرح دوسری ضروریات دین سے انکار کرنے والا لیکن اسکے علاوہ ختم نبوۃ کا دوسرا مفہوم بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ جس طرح موصوف بالعرض کی علت انصاف کا تجسس کیا جائے تو تلاش وجستجو انسان کو اس موصوف تک لے جاتی ہے جو اس صفت سے موصوف بالذات ہو اور اس تک پہنچنے کے بعد تلاش و تجسس کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ غور فرمایئے، عالم کی تمام اشیاء صفت وجود سے متصف ہیں لیکن صفت وجود ان میں بالذات نہیں پائی جاتی بلکہ بالعرض پائی جاتی ہے۔ اب صفت وجود سے متصف ہونے کی ہم تلاش شروع کریں گے تو یہ سلسلہ ذات باری تعالیٰ تک پہنچے گا جو بالذات صفت وجود سے متصف ہے اور یہاں پہنچ کر یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا ورنہ ماننا پڑے گا کہ ذات خداوندی صفت وجود سے بالذات متصف نہیں، جو صراحتہ باغیانہ حرکت ہے اس لئے جیسے وصف وجود کا سلسلہ موجود بالذات پر آ کر ختم ہو گیا اسی طرح ہر معروض بالعرض کا سلسلہ موصوف بالذات پر اختتام پزیر ہو جاتا ہے۔

اسی طرح تمام انبیاء جو صفت نبوت سے بالعرض موصوف ہیں کی وجہ اتصاف بصفۃ النبوۃ کا سراغ لگایا جائے تو فہم رسا اس ذات قدسی صفات (ذات پاک آل والاصفات مراد ہے) تک پہنچ کر رک جاتی ہے جسے حریم کبریا سے رحمۃ للعالمین کی خلعت مرحمت ہوتی ہے اور جس کے سر مبارک پر ختم النبیین کا نورانی تاج نور افشاں ہے، گویا عوام کی قاصر نگاہیں صرف انجام کار حضور کی خاتمیت کو سمجھ

سکیں، لیکن مقبولان بارگاہ صمدیت کو اچھی طرح معلوم ہے کہ حضور مبدأ ًو مآلاً دونوں طرح سلسلہ نبوت کے خاتم ہیں۔

اللھم صلی علی سیدنا و مولانا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین وعلیٰ الہ وصحبہ واتباعہ وبارک وسلم الی یوم الدین.

ختم نبوت کا یہ ہمہ گیر مفہوم جو مبداء اور مآو، ابتداء اور انتہا کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے اگر امت مرزائیہ کی علمی سطح سے بلند تر ہو تو اس میں کسی کا کیا قصور؟ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب مکرم ﷺ کے طفیل ہمیں جادہ مستقیم پر ثابت قدم رکھے۔

آمین ثم آمین۔

مہر

دستخط محمد کرم شاہ، من علماء الازہر اشریف

سجادہ نشین بھیرہ ضلع سرگودھا بھیرہ

۱۱ صفر المظفر ۱۳۸۴ھ

۲۲ جون ۱۹۶۴ء

یہ دستخط میرے ہی ہیں اور مہر بھی لگائی ہے

محمد کرم شاہ، من علماء الازہر اشریف بھیرہ

ہذا کلہ صحیح عندی اس سے ختم نبوت ثابت ہے نہ کہ اجرائے نبوت

ابوسعید غفرلہ، مدرس مدرسہ سعیدیہ رضویہ، مسجد کھجوالی، للیانی، ضلع سرگودھا

۱۸ اگست ۱۹۷۱ء

عکسی خط پیر محمد کرم شاہ صاحب

نحمدہ ونصلی علی صفوۃ الخلق حبیب اللہ خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ
واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین الی یوم الدین۔

حضرت قاسم العلوم کی تصنیف لطیف مسمیٰ بہ تحذیر الناس کو متعدد بار غور و تامل سے پڑھا
اور ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا۔ علماء حق کے نزدیک حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الف الف
صلاۃ و سلام متشابہات سے ہے اور اس کی صحیح معرفت انسانی عقلیہ و امکان سے خارج ہے
لیکن جہاں تک عقل انسانی کا تعلق ہے حضرت مولانا قدس سرہ کی یہ نادر تحقیق
بیش بہا جوہر ہا کیلئے سرمۂ بصیرت کا کام دے سکتی ہے۔ یہ ہے قرار تشنگان حسن مصطفوی
قرآن کے بیقرار دلوں اور بے تاب نگاہوں کی وارفتگیوں میں اضافہ کا ہزار سامان
اس میں موجود ہے۔ (تحذیر الناس)

آپ نے اپنے علمی و تحقیقی انداز میں یہ واضح کرنے کی سعی فرمائی ہے کہ
ہر قسم کا کمال علمی ہو یا عملی، حسی ہو یا معنوی، ظاہری ہو یا باطنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کا ذاتی کمال ہے اور جہاں کہیں کسی میں اس کی جلوہ نمائی ہے وہ اثر نظر فیض حبیب کبریا
علیہ اجمل التحیۃ واطیب الثناء۔

جس طرح صفت نبوت و رسالت سے نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم متصف بالذات ہیں
اور حضور کے طفیل جس کو یہ شرف عظیم بخشا گیا ہے اس کیلئے حضور کی ذات ستودہ صفات
واسطہ فی العروض ہے۔ اسی طرح تمام علوم جو مخلوق کو عطا ہوئے ہیں مختلف انبیاء کرام
اور رسل عظام کو دئے گئے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کا قلب منیر ان
سب علوم الاولین والآخرین کا جامع اور امین ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفت علم
کا مظہر اتم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہے اسی ضابطہ اور سلسلہ کا ایک کڑی
دراصل میں مولانا خاتم النبیین کی صفت کی تحقیق فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ ختم نبوت
کے دو مفہوم ہیں۔ ایک تو یہ ہے جہاں تک عوام کی عقل و فہم کی رسائی ہے اور دوسرا وہ
جسے خواص ہی خداداد نور فراست سے سمجھ سکتے ہیں۔ عوام کے نزدیک تو ختم نبوت کا اتنا ہی
مفہوم ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور حضور کے بعد
اور کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اور بے شک یہ درست ہے اس میں کسی کو کلام نہیں
اور نہ کسی کو مجال شک ہے۔ اور ایسا ہی شک کرنے والا دائرۂ اسلام سے اسی طرح
خارج ہے جس طرح دوسری ضروریات دین سے انکار کرنے والا لیکن اس کے علاوہ
ختم نبوت کا دوسرا مفہوم بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ جس طرح موصوف بالعرض کی
علت انتہا کا تجسس کیا جائے تو تلاش و جستجو انسان کو اس موصوف تک
لے جاتی ہے جو اس صفت سے موصوف بالذات ہے اور اس تک پہنچنے کے بعد
تلاش و تجسس کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ غور فرمائیے عالم کی
اشیاء صفت وجود سے متصف ہیں لیکن صفت وجود ان میں بالذات نہیں
پائی جاتی بلکہ بالعرض پائی جاتی ہے۔ اب اس صفت وجود سے متصف ہونے کی
علت کی جب ہم تلاش شروع کریں گے تو یہ سلسلہ ذات باری تک پہنچے گا جو

بالذات صفتِ وجود سے متصف ہے اور یہاں پہنچ کر یہ سلسلہ ختم ہو جائیگا ورنہ ماننا پڑے گا کہ ذاتِ خداوندی صفتِ وجود سے بالذات متصف نہیں جو صراحۃً باطل ہے اسلئے جیسے وصفِ وجود کا سلسلہ موجود بالذات پر آکر ختم ہو گیا اسی طرح ہر موصوف بالعرض کا سلسلہ موصوف بالذات پر اختتام پذیر ہو جاتا ہے۔

اسی طرح تمام انبیاء جو صفتِ نبوت سے بالعرض موصوف ہیں کی وجہ [illegible] اتصاف بصفۃ النبوۃ کا سراغ لگایا جائے تو فہم رسا اس ذات قدسی صفات تک پہنچ کر رک جاتی ہے جسے حریم کبریا سے رحمۃ للعالمین کی خلعت مرحمت ہوئی ہے اور جس کے سر مبارک پر خاتم النبیین کا زریں تاج نور افشاں ہے حرما مدام ہی کا مسرت سے ہیں مرتب انجام کار حضور کی خاتمیت کو سمجھ سکیں لیکن متبولان بارگاہ صمدیت کو [illegible] طرح معلوم ہے کہ حضور مبدأ و مآل دونوں طرح سلسلۂ نبوت کے خاتم ہیں علیہم صلی علی سیدنا و مولانا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ واتباعہ وبارک وسلم الی یوم الدین

ختم نبوت کا یہ سچا مفہوم جو مبدأ اور مآل [illegible] انبیاء کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے اگر کسی مرزائیہ کی عقلی سطح سے بلند تر ہو تو اس میں کس کا کیا قصور؟

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمیں جادۂ مستقیم پر ثابت قدم رکھے آمین ثم آمین۔

محمد کرم شاہ
بن عطاء العروۃ الشریف
سجادہ نشین
بھیرہ - ضلع سرگودھا

۱۱ صفر المظفر ۱۳۸۳ھ
۱۰ جون ۱۹۶۳ء

یہ دستخط حضرت جناب [illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible] الشریف
بھیرہ

[illegible]
۱۹۶۳ء ۱ اگست

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پر الزام کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو جھوٹا کہہ دیا۔

سوال : کیا مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے یا بولتا ہے ؟

جواب : حضرت اقدس مولانا رشید احمد محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ایسے فتوے کی نسبت کرنا سراسر افتراء اور بہتان ہے۔ پہلی بحث میں تو مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے ''تحذیر الناس'' کی متفرق عبارتیں جوڑ کر کفر کی مثل تیار بھی کر لی تھی، یہاں تو یہ بھی ناممکن ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ ہم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے کسی فتوے میں یہ الفاظ موجود نہیں نہ کسی فتوے کا یہ مضمون ہے بلکہ درحقیقت یہ صرف فاضل بریلوی یا ان کے کسی دوسرے ہم پیشہ بزرگ کا افتراء اور بہتان ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ ہم اور ہمارے اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ اس شخص کو کافر، مرتد اور ملعون سمجھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے اور اس سے بالفعل صدور کذب کا قائل ہو بلکہ جو بدنصیب اس کے کفر میں شک کرے ہم اس کو بھی خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔

امام ربانی حضرت اقدس مولانا رشید احمد محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے مطبوعہ ''فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۳۴'' پر یہ فتویٰ موجود ہے۔

''ذات پاک حق تعالیٰ جل جلالہ کی پاک و منزہ ہے اس سے کہ متصف بصفت کذب کیا جائے معاذ اللہ تعالیٰ اس کے کلام میں ہرگز ہرگز شائبہ کذب کا نہیں''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

﴿قال اللہ تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلا﴾

ترجمہ : اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر سچ کہنے والا کون ہے (قرآن کریم)

جو شخص حق تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے وہ قطعاً کافر ہے اور مخالف قرآن وحدیث کا اور اجماع امت کا ہے وہ ہرگز مومن نہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

﴿تعالیٰ اللہ عمایقول الظالمون علواً کبیراً﴾

ترجمہ : ''اللہ تعالیٰ اس کلام سے جو ظالم کہتے ہیں پاک ہے اور بہت پاک ہے''۔
(قرآن کریم)

''البتہ یہ عقیدہ اہل ایمان کا سب کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مثل فرعون وہامان و ابی لہب کو قرآن کریم میں جہنمی ہونے کا ارشاد فرمایا ہے وہ حکم قطعی ہے اس کے خلاف ہرگز ہرگز نہ کرے گا۔ مگر وہ (یعنی) اللہ تعالیٰ قادر ہے اس بات پر کہ ان کو جنت دے دے، عاجز نہیں ہو گیا قادر ہے اگر چہ ایسا اپنے اختیار سے نہ کرے گا''۔ (فتاوی رشیدیہ صفحہ ۲۳۴)

محترم قارئین کرام ! ذرا انصاف فرمائیں کہ اس صریح اور چھپے ہوئے فتوے کے ہوتے ہوئے حضرت مولانا محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ افتراء کرنا کہ معاذ اللہ وہ اللہ تعالیٰ کو کاذب بالفعل مانتے ہیں یا ایسا بکنے والے کو مسلمان کہتے ہیں کس قدر شرمناک کارروائی ہے؟ الحساب یوم الحساب!

اب ہم یہاں مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کا وہ بہتان وافتراء جو انھوں نے حضرت اقدس مولانا رشید احمد محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پر لگایا ہے وہ تحریر

کر رہے ہیں۔

" ثم تمادی به الحال فی الظلم و الضلال حتی صرح فی فتوی له قد رایتها بخطه و خاتمه یعینی و قد طبعت مرارا فی بمبئی وغیرها مع ردها " ان من یکذب الله تعالیٰ بالفعل ویصرح انه سبحانه وتعالیٰ قد کذب وصدرت منه هذه العظیمة فلا تنسبوه الی فسق فضلا عن ضلال فضلا عن کفر فان کثیرا من الائمة قد قالوا بقیله وانما قصاریٰ امره انه مخطئی فی تاویله .... اؤلئک الذین اصمهم الله تعالیٰ واعمیٰ ابصارهم ولا حول ولا قوۃ الا بالله العلی العظیم ". (حسام الحرمین ص ۱۳)

ترجمہ : پھر تو ظلم و گمراہی میں اس کا حال یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں جو اس کا مہری و تخطی میں نے اپنے آنکھ سے دیکھا ہے بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا صاف لکھ دیا کہ جو اللہ تعالیٰ سبحانہ تعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق، گمراہی درکنار، فاسق بھی نہ کہو، اس لئے کہ بہت سے امام ایسا کہہ چکے ہیں جیسا اس نے کہا بس نہایت کار یہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی............. یہی وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہرا کیا، اور انکی آنکھیں اندھی کر دیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (حسام الحرمین صفحہ ۱۳)

عزیز جان من ! مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کا یہ لکھنا کہ :

"میں نے (مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ) کا وہ فتویٰ مع مہر و دستخط بچشم خود

دیکھا ہے''۔

اس کے جواب میں ہم صرف اس قدر عرض کریں گے کہ جب اس چودھویں صدی کے ستر قسم کے علوم رکھنے والے مجدد جو ایک چھپی ہوئی کثیر الاشاعت کتاب ''تحذیر الناس'' کی عبارتوں میں قطع و برید کر کے اور صفحہ ۴، ۱۸، اور ۳۴ کی عبارتوں میں تحریف کر کے ایک کفر کا مضمون گھڑ کے ''تحذیر الناس'' کی طرف منسوب کر سکتا ہے تو کسی جعلساز کے لئے کسی کے مہر و دستخط بنا لینا کیا مشکل ہے؟ کیا دنیا میں جعلی کرنسی اور جعلی دستاویزیں تیار کرنے والے موجود نہیں؟ مشہور ہے کہ بریلی اور اس کے اطراف میں تو اس فن کے بڑے بڑے کامل رہتے ہیں جن کا ذریعہ معاش یہی جعلسازی ہے۔

بہر حال مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے امام ربانی حضرت اقدس مولانا رشید احمد محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے جس فتویٰ کا ذکر کیا ہے اس کی کوئی اصل نہیں ''فتاویٰ رشیدیہ'' جو تین جلدوں میں چھپ کر شائع ہو چکا ہے وہ بھی اس کے ذکر سے خالی ہے بلکہ اس میں اس کے صریح خلاف چند فتوے موجود ہیں جن میں سے ایک اوپر نقل بھی کیا جا چکا ہے اور اگر فی الواقع فاضل بریلوی نے کوئی فتوئی اس قسم کا دیکھا ہے تو وہ یقیناً فاضل بریلوی ہی کے کسی ہم پیشہ بزرگ یا ان کے کسی پیشروکی جعلسازی اور دسیسہ کاری کا نتیجہ ہوگا۔

حضرات علماء و مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ کی عزت و عظمت کو مٹانے کے لئے حاسدوں نے اس سے پہلے بھی اس قسم کی کارروائیاں کی ہیں، اس سلسلہ کا ایک عبرت آموز واقع آپ قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

"امت کے جلیل القدر مجتہد اور محدث حضرت امام احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا سے کوچ فرمارہے ہیں اور کوئی بدنصیب حاسد عین اسی وقت ان کے تکیہ کے نیچے کچھ لکھے ہوئے کاغذات رکھ جاتا ہے، جن میں خالص ملحدانہ عقائد اور زندیقانہ خیالات بھرے ہوئے ہیں کیوں؟ صرف اسلئے کہ لوگ ان تحریرات کو امام احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ہی کی کاوش دماغی کا نتیجہ سمجھیں گے اور جب ان کے مضامین اسلامی تعلیمات کے خلاف پائیں گے تو امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے بدظن ہو جائیں گے اور لوگوں کے دلوں سے ان کی عزت وعظمت نکل جائے گی پھر ہماری دکان جو امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے فیض عام کے مقابلے میں پھیکی پڑگئی ہے چمک اٹھے گی"۔

علم کلی اوعلم جزئی سے دونوں فریقین کی مراد اور اس نزاع کا حل۔

سوال : بریلوی حضرات آپ ﷺ کے علم کو "کلی" کہتے ہیں اور دیوبندی علماء آپ ﷺ کے علم کو "جزئی" کہتے ہیں آخر اس کا حل کیا ہونا چاہیے ؟

جواب : بریلوی حضرات، اکابرین علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ سے علم غیب سے متعلق 'کل' اور 'جز' کے مسئلہ کے اندر جھگڑتے ہیں، بریلوی حضرات معلم انسانیت ﷺ کے علم کو 'کل' کہتے ہیں اور اکابرین علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ 'جز' کہتے ہیں حالانکہ اگر حقیقت پسندی سے دیکھا جائے تو یہ نکتہ بڑی آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے۔

اس جھگڑے کے حل کیلئے یہ بات جان لینی چاہئے کہ ہر 'کل' ایک نسبت سے 'کل' اور دوسری نسبت سے 'جز' ہے، یعنی کسی چیز کو 'کل' یا 'جز' قرار دینا موازنہ اور تقابل کے بغیر ممکن نہیں۔ لہٰذا ہمیں سب سے پہلے اس بات کا تعین کرنا ہوگا کہ 'جزئی' اور 'کلی' ہونے کا ہم نے جو معیار قائم کر رکھا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی کوئی چیز اپنے مقابل کے حوالے سے 'کلی' حیثیت رکھتی ہے اور جب مقابل بدل جائے تو کسی دوسرے مقابل کے حوالے سے اسی چیز کی حیثیت 'جزئی' کی ہو جاتی ہے۔

محترم قارئین کرام! اس بات کو اس مثال سے یوں سمجھیں کہ آپ کے محلے کی مسجد کے محراب اور محراب و مسجد کا موازنہ کریں، تو محراب اور مسجد کے اندر صحن کے حوالے سے مسجد 'کل' اور محراب اس کا 'جز' ہوگا۔ اب اسی مسجد کا موازنہ محلے سے کریں تو وہ مسجد جو محراب کے مقابلے میں 'کل' تھی محلے کے مقابلے میں اب 'جز' قرار پائے گی، جبکہ محلہ اس کے مقابلے میں 'کل' کی حیثیت کا حامل ہوگا۔ اسی طرح محلہ کے اعتبار سے دیکھا جائے تو 'جز' ہے اور شہر 'کل' ہے، اور شہر کو ملک کے مقابلے میں لیا جائے تو شہر 'جز' ہوگا اور ملک 'کل'۔ اسی طرح ملک کو اگر براعظم کے مقابلے میں دیکھا جائے تو ملک 'جز' ہوگا اور براعظم 'کل'۔ اسی طرح براعظم کے مقابلے میں دنیا کو دیکھا جائے تو براعظم 'جز' ہوگا اور دنیا 'کل' بن جائے گی پس معلوم ہوا کہ 'جز' اور 'کل' ایک اضافی رشتہ ہے اور اس کو ختم کرنے کے لئے کوئی حد متعین نہیں کی جا سکتی اس لئے کہ ہر 'کل' دوسرے اعتبار سے 'جز' ہوتا ہے۔

بلاشبہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے مقابلے میں معلم انسانیت ﷺ کا علم 'جزئی' قرار پائے گا، اگر فخر عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے علم کا موازنہ ہم بنی نوع انسان

اور جملہ انبیاء ورسل علیہم السلام کے حوالے سے کریں تو ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ تمام مخلوق کے حوالے سے معلم انسانیت ﷺ کا علم 'کلی' ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں علم 'جزئی' ہے۔

پس جب بریلوی حضرات آپ ﷺ کے لئے ''کلی علم غیب'' کا اثبات کرتے ہیں تو اس سے مراد جملہ مخلوق کے حوالے سے حضور رحمت کائنات ﷺ کے علم کی رفعت وعظمت کا اثبات ہے۔ لیکن جب ارباب علم ودانش معلم انسانیت ﷺ کے علم کو 'جزئی' قرار دیتے ہیں، تو ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ خالق ومالک کائنات جل جلالہ کا علم اور محسن کائنات ﷺ کے علم کے مابین 'کل' اور 'جز' کی نسبت ہے۔

محترم قارئین کرام ! اس بات کو اس طرح بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام انبیاء کرام علیہ السلام کو ان کی شان نبوت کے مطابق مختلف درجات وکمالات سے نوازا، لیکن امر واقع یہ ہے کہ تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کے درجات وکمالات جہاں اپنی انتہا کو پہنچتے ہیں، وہاں سے معلم انسانیت ﷺ کے درجات وکمالات کی ابتداء ہوتی ہے۔ بلاشبہ یہی عالم معلم انسانیت ﷺ کی شان علم کی ہے کہ جس جگہ دیگر انبیاء ورسل علیہم السلام کے علوم غیبیہ کی سرحدیں ختم ہوتی ہیں وہاں سے سید عالم، فخر رسل، معلم انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے علوم غیبیہ کی سرحدیں شروع ہوتی ہیں اور وہ کہاں ختم ہوتی ہیں اس کا علم اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ جو علیم وخبیر ہے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، لیکن یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ آپ ﷺ کی یہ شان علم غیبیہ سراسر عطائی ہے، ذاتی نہیں اور یہ شان عطا کرنے والا اس کائنات کا خالق ومالک ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے متعلق "علم غیب کلی محیط ذاتی" ماننے والوں کے بارے میں علماء بریلوی اور علماء دیو بند کا متفقہ فیصلہ اور اس ضمن میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے فتاویٰ۔

سوال : حضور ﷺ کو "علم غیب کلی محیط" بغیر کسی واسطے کے ازل سے ابد تک کی جملہ چیزیں ذاتی طور پر دائماً معاً تفصیلاً حاصل تھا اور کیا کائنات کی ذرہ برابر چیز بھی حضور ﷺ سے پوشیدہ نہیں تھی ؟

جواب : کون عقلمند اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ معلم انسانیت ﷺ کو "علم غیب کلی محیط" ذاتی طور پر بغیر کسی واسطے کے حاصل تھا اور کائنات کے غیر متناہی واقعات و ممکنات، مفہومات وصفات کے اعتبار سے تمام معلومات کے غیر متناہی سلاسل اور ہر سلسلے کے ہر فرد سے غیر متناہی علوم ظاہرہ و باطنہ، محدود ولا محدود وصفت قدیم کے ساتھ کائنات کی ذرہ برابر چیز آپ ﷺ کے علم ونگاہ سے اوجھل وخارج نہ ہو دائماً ابداً ایسے علم کا بالذات حاصل ہونے کا عقیدہ آپ ﷺ کی ذات گرامی کیلئے رکھنا عقلاً نقلاً وشرعاً محال ہے اور حضرات اکابرین فقہاء احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنے والا یقیناً اجماعاً کافر ومشرک ہوگا اور یہی فتویٰ حضرات اکابرین علماء دیو بند رحمہم اللہ تعالیٰ نے دیا، جو قارئین کرام کی خدمت میں تحریر کیا جاتا ہے۔

ا۔ امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا "علم غیب" (کلی محیط) کسی دوسرے کو ثابت کرے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے وہ بیشک کافر ہے۔

اس کی امامت میں اسکے پیچھے نماز (پڑھنا) نہ درست ہے اور اس سے میل جول محبت مودت سب حرام ہیں۔

علم اللہ تعالیٰ کا ازلی، ابدی اور محیط کل شئی ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اس طرح علم اور قدرت خاصہ اللہ تعالیٰ کا ہے، کسی دوسرے کو اس میں شریک کرنا خواہ نبی ہو، خواہ ولی ہو اور اسباب پر اعتقاد رکھنا شرک ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور عبادت میں شریک کرنا۔

علم غیب (ذاتی کلی) میں حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا عقیدہ اور مذہب یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اس کو کوئی نہیں جانتا۔ پس اثبات "علم غیب" (ذاتی کلی) غیر حق تعالیٰ کو شرک (کہنا) صحیح ہے "۔

(فتاویٰ رشیدیہ : صفحہ ۱۷۶، ۱۷۹، ۲۱۲، ۲۱۷، ۳۳۷)

۲۔ امام العصر حافظ الحدیث محدث دیوبند حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

" معلم انسانیت ﷺ کے لئے "علم غیب" (کلی محیط) کا دعویٰ درست نہیں، کیونکہ حضور ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا کہ شفاعت کبریٰ کے وقت روز محشر میں مجھ پر وہ محامد الٰہی القاء ہوں گے، جن کو میں اس وقت نہیں جانتا تھا۔

حضور ﷺ کو علم اطلاعی ہے، ذاتی نہیں اور جزئی ہے کلی نہیں اور اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی ہے، حضور ﷺ کا علم متناہی ہے، جیسا کہ بکثرت نصوص قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ اسی لئے حضرات فقہاء احناف رحمہم اللہ تعالیٰ نے "علم غیب" کلی وذاتی کا عقیدہ رکھنے والے لوگوں کی تکفیر کی ہے۔

حضور ﷺ کو جو عطائی طور پر علم حاصل ہے اس سے جمیع غیوب مراد نہیں ہو سکتے، کیونکہ اس سے خالق و مخلوق کا برابر ہونا لازم آتا ہے۔ جو عقلاً بھی محال ہے ،لہٰذا علم غیب کلی ذاتی حاصل ہونا حضور ﷺ کو بطریق عقل و نقل مستحیل ہے ''۔

(انوار الباری شرح بخاری :ج ۳،ص ۲۰۷، ج ۱۵،ص ۱۷)

۳۔ امام الہند حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

'' جو چیز تمام مخلوقات سے غائب ہو، وہ غائب مطلق ہے۔ جیسے قیامت کے آنے کا وقت اور روزانہ اور ہر چیز کے پیدائش اور شرعی احکام اور جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات بر طریق تفصیل ،اس قسم کو اللہ تعالیٰ کا خاص غیب کہتے ہیں۔ پس اپنے خاص غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا ،اسکے سوا جس کو پسند فرماتا ہے اور وہ رسول ہوتے ہیں، خواہ فرشتے ہوں یا انسان کی جنس سے جیسے حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ ،ان کو اپنے بعض خاص غیب پر اطلاع ظاہر فرماتا ہے ''۔ (تفسیر عزیزی ص ۱۷۳)

اب ان تمام عبارات سے واضح طور پر یہ بات سمجھ میں آگئی ہوگی کہ حضرات فقہاء احناف اور اکابرین علماء دیو بند رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہ عقیدہ ہے کہ : امام الانبیاء خاتم النبیین حضرت سیدنا مصطفےٰ ﷺ کو ''علم غیب کلی محیط'' ذاتی طور پر بغیر کسی واسطہ کے حاصل نہیں تھا اور نہ ہی بیک وقت ساری کائنات کی ایک ایک چیز کے تمام حالات و واقعات کا علم اول سے آخر تک حضور نبی کریم ﷺ کو حاصل تھے، تو پھر یہ کہنا کیسے درست ہو سکتا ہے کہ حضور ﷺ کو کائنات کے ایک ایک ذرہ کا علم تھا اور کائنات کا ایک ایک ذرہ بھی حضور رسول پاک ﷺ کی نگاہ کرم اور علم مبارکہ سے اوجھل و خارج نہ تھا۔

حضرات فقہاء احناف اور اکابرین علماء دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ ایک لمحہ کیلئے بھی اس بات کو تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں کہ ایسا ''علم غیب کلی محیط'' اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کسی اور کو حاصل ہو سکتا ہے۔ بلکہ حضرات فقہاء احناف وعلماء دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنے والا اور اس پر اصرار کرنے والا شرک کرتے ہوئے کفر اختیار کرتا ہے، جو کہ شریعت اسلامیہ سے خارج ہوگا کیونکہ یہ صفت اللہ تعالیٰ کو کسی نے عطا نہیں کی بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفت ہے۔ یہ عقیدہ حضرات اکابرین علماء دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے۔

معلم انسانیت ﷺ کو ''علم غیب کلی محیط'' ذاتی طور پر بغیر کسی واسطہ کے نہیں تھا اور جو آپ ﷺ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ ''علم غیب کلی محیط'' ذاتی طور پر بغیر کسی واسطہ کے حاصل تھا، تو ایسے لوگوں کو حضرات علماء دیوبند اور حضرات فقہاء احناف رحمہم اللہ تعالیٰ جس طرح مشرک وکافر کہتے ہیں اسی طرح مخالفین کے اپنے اکابر اور مسلم علماء بریلوی بھی اس بحث ''علم غیب کلی محیط ذاتی'' میں حضرات علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شامل ہیں، جبکہ وہ مدمقابل سمجھے جاتے ہیں۔ لہٰذا یہاں حضرات اکابرین علمائے بریلوی کی عبارات اپنے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

مولانا احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں:

''علم ذاتی اللہ تعالیٰ سے خاص ہے، اسکے غیر کیلئے محال ہے جو اس میں سے کوئی چیز اگرچہ ایک ذرہ سے کمتر ہے، کمتر غیر خدا کے لئے مانے وہ یقیناً کافر و مشرک ہو جائے گا اور تباہ و برباد ہوگا''۔ (الدولۃ المکیہ صفحہ ۴۳)

مولانا فاضل بریلوی آگے مزید فرماتے ہیں کہ :

" مخلوق کا علم خواہ کتنا ہی وسیع اور کثیر ہو، یہاں تک کہ عرش سے فرش تک، اول سے آخر تک اور اس کے کروڑوں درجوں پر بھی ہو، تب بھی محدود ہوگا "۔

(الدولۃ المکیہ صفحہ ۴۵)

مولانا فاضل بریلوی مزید آگے فرماتے ہیں کہ :

" جمیع معلومات الٰہیہ پر کسی مخلوق کا محیط ہونا، عقلاً اور شرعاً دونوں طرح سے محال ہے اگر تمام اولین و آخرین کے تمام علوم جمع کر لئے جائیں تو ان کے مجموعہ کو علوم الٰہیہ کے مقابلہ میں کوئی نسبت نہیں ہے "۔ (الدولۃ المکیہ صفحہ ۴۷)

مولانا فاضل بریلوی مزید آگے فرماتے ہیں کہ :

" ہم پورے وثوق اور ایمان سے کہہ سکتے ہیں کہ ایسا فرض کرنا کہ آپ ﷺ کے علوم، اللہ تعالیٰ کے علوم پر محیط ہیں، یہ خیال بھی باطل ہے۔ علم الٰہی سے برابری پھر بھی نہیں ہوسکتی "۔ (الدولۃ المکیہ صفحہ ۵۳)

مولانا فاضل بریلوی مزید آگے فرماتے ہیں کہ :

" ہم حضور ﷺ کے علوم کو، اللہ تعالیٰ کی عطاء کے بغیر تسلیم نہیں کرتے، یہ خود بخود حاصل نہیں ہوئے، اللہ تعالیٰ نے عطا کئے اور فضل عظیم فرمایا۔ ہم آپ کے سارے علوم اللہ تعالیٰ کے علوم کا بعض ہی مانتے ہیں "۔ (الدولۃ المکیہ صفحہ ۱۷)

مولانا فاضل بریلوی مزید آگے فرماتے ہیں کہ :

" جب کہ غیب کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے "۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۱۷)

اولیاء کرام سے صادر شدہ خبریں اور علم الٰہی کی خصوصیت.

سوال : حضرات اولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ سے ایسے بے شمار واقعات منقول ہیں کہ انھوں نے کہیں بارش کی خبر دی، کسی عورت کے حمل کے متعلق خبر دی، کہ اس کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی، کسی کے متعلق آئندہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی خبر دی، کسی کے مرنے کی جگہ متعین کر کے بتلادی اور پھر یہ غیب کی باتیں مشاہدہ سے صحیح بھی ثابت ہوئیں۔ جب ان امور غیبیہ کا علم ہو جاتا ہے تو پھر ان پانچ چیزوں کی کیا خصوصیت، علم الٰہی کے ساتھ رہی ؟

جواب : ہمارا ایمان ہونا چاہئے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت کسی غیر کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔ لیکن صفات خداوندی مستقل اور بالذات ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت عطائی اور غیر مستقل نہیں۔ بندوں کے لئے کسی مستقل بالذات صفت کا حصول قطعاً ناممکن اور محال ہے اور جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو وصف الوہیت عطا فرمادیا ہے وہ مشرک و ملحد ہے۔ مشرکین اور مومنین کے درمیان بنیادی فرق یہی ہے کہ وہ غیر اللہ کے لئے عطائے الوہیت کے قائل ہیں، جس کی عطا عقلاً، نقلاً و شرعاً محال ہے اور مومنین کسی مقرب سے مقرب ترین حتیٰ کہ امام الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے حق میں بھی عطائے الوہیت اور غنائے ذاتی کے قائل نہیں ہیں، تو پھر حضرات اولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کا شمار ہی کیا ہے ؟

مختصر یہ کہ مخلوق کے ہر کمال معجزہ و کرامات اور بندے کی ہر صفت کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ یہ کمال، معجزہ و کرامات اور یہ خوبی اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی

ہے اور بندہ اپنے کمال وخوبی میں علی الاطلاق مشیت جزئیہ کے ماتحت ہے اور کسی حال میں معبود حقیقی سے بے نیاز نہیں، بلاشبہ حضرات اولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بہت سی چیزوں کی خبر دی ہے ایسی بہت سی حکایات تذکرۃ الرشید، اشرف السوانح، کرامات امدایہ اور حکایات اولیاء مشہور ارواح ثلاثہ وغیرہ میں موجود ہیں، ان سب کا تعلق کرامات وکشف اور الہام سے ہے۔ لیکن آیت کریمہ میں نفی، کلیات کے اعتبار سے ہے، جزئیات کے اعتبار سے نہیں۔ یہی حضرات اکابرین علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کا عقیدہ ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ان اللّٰہ عندہ علم الساعۃ ﴿ج﴾ و ینزل الغیث ﴿ج﴾ ویعلم مافی الارحام ﴿ط﴾ وما تدری نفس ماذا تکسب غدا ﴿ط﴾ وما تدری نفس بایّ ارض تموت ﴿ط﴾ ان اللّٰہ علیم خبیر ﴿ع﴾

﴿سورۃ لقمان آیت ۳۴﴾

ترجمہ: ''بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینہ (بارش) برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحم (یعنی ماں کے پیٹ) میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا، بے شک اللہ سب باتوں کا جاننے والا باخبر ہے''۔

(بیان القرآن مولانا تھانویؒ)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

''اس آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ ان پانچ چیزوں کا علم کلی جو تمام مخلوقات اور تمام حالات پر حاوی ہو، وہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو بھی بذریعہ وحی یا الہام نہیں دیا، کسی جزوی واقعہ میں کوئی علم بذریعہ وحی یا الہام حاصل ہو جانا اس کے منافی نہیں ہے۔

اس کے علاوہ علم سے مراد علم قطعی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ الہام کے ذریعہ جو علم کسی ولی کو حاصل ہوتا ہے وہ قطعی نہیں ہوتا۔

''اکوان غیبیہ'' یعنی دنیا میں پیش آنے والے واقعات کا علم۔ اس کا 'علم کلی' تو اللہ تعالیٰ نے کسی کو بھی عطا نہیں کیا، وہ بالکل اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے مگر 'علم جزئی' خاص خاص واقعات کا جب چاہتا ہے حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام کو بذریعہ وحی یا الہام جس قدر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے عطا فرما دیتا ہے، چاہے اس کی تعداد ہزاروں، لاکھوں وغیرہ میں ہو اس کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے''۔

(معارف القرآن جلد ۷ صفحہ ۵۴۔۵۵)

محترم قارئین کرام ! ہم یہاں صرف دو مثالیں احادیث مبارکہ سے پیش کر رہے ہیں :

(۱) ﴿ قال فقال رسول اللہ ﷺ هذا مصرع فلان ويضع يده على الارض ههنا قال فما مات احدهم عن موضع يد رسول الله ﷺ ﴾

ترجمہ : '' معلم انسانیت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ ہے اور ہاتھ زمین پر رکھا اس جگہ (اور یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے) راوی نے کہا پھر جہاں آپ ﷺ نے ہاتھ رکھا تھا اس

سے ذرا بھی فرق نہ ہوا اور ہر ایک کافر اسی جگہ گرا ''۔

(مسلم شریف کتاب الجہاد)

(۲) حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق ؓ نے ان کو کھجور کے درخت ہبہ کئے تھے جن میں بہت زیادہ کھجور نکلتی تھی، اپنے باغ میں سے جو غابہ میں تھا (جو شام کے راستے پر ہے)۔ جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق ؓ کی وفات ہونے لگی، انھوں نے کہا اے عائشہ! بیٹی کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جس کا مالدار رہنا مجھے پسند ہو بعد اپنے تجھ سے زیادہ اور نہ کسی آدمی کا مفلس رہنا پسند ہے مجھ کو بعد اپنے تجھ سے زیادہ۔ میں نے تجھے کھجور کے درخت ہبہ کئے تھے اگر تو ان درختوں سے کھجور کاٹتی اور ان پر قبضہ کر لیتی تو وہ تیرا مال ہو جاتا، اب تو وہ سب وارثوں کا مال ہے اور وارث کون ہیں دو بھائی ہیں تمھارے (عبدالرحمٰن اور محمد) اور دو بہنیں ہیں، تو بانٹ لینا اس کو قرآن کریم کے مطابق۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا اے میرے والد! قسم اللہ تعالیٰ کی، اگر بڑے سے بڑا مال ہوتا تو میں اس کو چھوڑ دیتی لیکن میں تیرا ن ہوں (ایک بہن تو میری حضرت اسماء، بنت ابو بکر ہے) اور دوسری بہن کون ہے؟ اس پر حضرت سیدنا حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے کہا وہ جو (حبیبہ بنت خارجہ) کے پیٹ میں ہے، میں اس کو لڑکی سمجھتا ہوں (موطا امام مالک صفحہ ۶۲۸)۔

محترم قارئین کرام! دیکھا آپ نے یہاں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق ؓ ماں کے پیٹ کے اندر لڑکی کے ہونے کی خبر دے رہے ہیں۔ یہ سب باتیں بطور معجزہ کرامات، کشف اور الہام وغیرہ سے تعلق رکھتی ہیں، احادیث مبارکہ میں ایسے بے شمار واقعات منقول ہیں، اس سے حضرات اکابرین علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ انکار نہیں

کرتے ہیں۔ اب کسی شخص کا یہ کہنا کہ پانچ چیزوں کی کسی جزئی بات کا علم بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ یہ احتمال تو بریلوی حضرات کے نزدیک تو غلط ہے ہی، لیکن حضرات اکابرین علمائے دیوبند رحمھم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی غلط ہے۔ وہ احادیث جن میں بعض ''امور خمس'' کہ بعض جزئیات کا علم معلم انسانیت ﷺ کے لئے بالیقین ثابت ہے اس احتمال کے غلط ہونے پر واضح طور پر دلیل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اکابرین دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کا دعویٰ یہ نہیں ہے کہ ان پانچ چیزوں میں سے کسی ایک جزئی کی اطلاع بھی آپ ﷺ کو نہ تھی، بلکہ حضرات اکابرین علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کا دعویٰ ان کے علم کلی کے متعلق ہے اور اس بارے میں جو آیات واحادیث وارد ہوئی ہیں ان کا منشاء ہمارے نزدیک یہی ہے کہ ان پانچ باتوں کا علم کلی باالفاظ دیگر کے اصول وکلیات کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں، نہ یہ کہ ان کی کسی جزئی کا علم بھی کسی کو عطا نہیں فرمایا گیا۔ پس حضرات بریلوی کی پیش کردہ احادیث ہمارے دعوے کے خلاف نہیں کیونکہ ان سے بعض ''امور خمس'' کی صرف بعض جزئیات کی اطلاع معلم انسانیت ﷺ کے لئے ثابت ہوتی ہے اور اس سے خود اکابرین علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کو انکار نہیں ہے۔

کسی نے خوب فرمایا:

پتا پتا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

☆☆☆

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''حفظ الایمان'' کی عبارت کا صحیح مطلب۔

سوال : حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت کا صحیح مطلب کیا ہے؟

جواب : ''حفظ الایمان'' حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مطبوعہ فتویٰ ہے جس میں تین سوالوں کا جواب ہے۔ پہلا سوال سجدہ تعظیمی کے متعلق ہے، دوسرا طواف قبور اولیاء اللہ کے متعلق ہے اور تیسرا سوال یہ ہے کہ ایک شخص جس کا فرضی نام زید ہے معلم انسانیت ﷺ کو علم غیب بواسطے کے اعتبار سے عالم الغیب کہتا ہے، اس کا یہ عالم الغیب کہنا کیسا ہے ؟

حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اس سوال کا جواب دیتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ حضور ﷺ کو عالم الغیب کہنا جائز نہیں اور اس کی دو دلیلیں بیان کی ہیں پہلی دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ عام طور پر شریعت اسلامیہ کے محاورات میں عالم الغیب اسی کو کہا جاتا ہے جس کو غیب کی باتیں بغیر کسی کے بتلائے معلوم ہوں اور یہ شان محض اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہی ہے لہٰذا مخلوق پر بلا قرینہ علم غیب کا اطلاق موہم شرک ہونے کی وجہ سے ناجائز ہوگا۔

اس دعوے پر دو دلیل یوں قائم فرماتے ہیں۔

پھر یہ کہ معلم انسانیت ﷺ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا یعنی حضور ﷺ کو عالم الغیب کہنا، اگر بقول زید (یعنی بریلوی حضرات) صحیح ہو تو دریافت طلب اسی زید (یعنی بریلوی حضرات) سے یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد، یعنی اس غیب

سے جو لفظ عالم الغیب میں ہے اور جس کی وجہ سے حضور ﷺ کو وہ (یعنی بریلوی حضرات) عالم الغیب کہتے ہیں، بعض غیب ہیں یا کل غیب ؟

قارئین کرام ! ذرا غور سے پڑھیے، یعنی یہاں اس بات پر کلام نہیں کہ معلم انسانیت ﷺ کو کس قدر علوم غیبیہ عطاء فرمائے گئے، نہ یہاں اس بات پر بحث کی گئی ہے، بلکہ حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں (یعنی بریلوی حضرات) سے دریافت کرتے ہیں (جو حضور ﷺ کو عالم الغیب کہتے ہیں اور کہنا جائز سمجھتے ہیں) کہ ذرا یہ بتا دو کہ تم جو حضور ﷺ کی ذات مقدسہ پر عالم الغیب کا اطلاق کرتے ہو۔ لفظ غیب سے تمہاری (یعنی بریلوی حضرات) کی آخر مراد کیا ہے ؟ بعض غیب یا کل غیب ؟ اگر یہاں تمہاری (یعنی بریلوی حضرات) کی بعض علوم غیبیہ مراد ہیں، تو اس عالم الغیب کہنے میں آخر حضور ﷺ کی کیا تخصیص ایسا بعض علم غیب کہ کسی کے عالم الغیب کہنے کیلئے جس کی ضرورت (یعنی بریلوی حضرات) تم سمجھتے ہو، یعنی مطلق بعض مغیبات کا علم زید، عمرو بلکہ ہر صبی مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے، تو چاہیے کہ (یعنی بریلوی حضرات) تمہارے اصول پر سب کو عالم الغیب کہا جائے، کیونکہ (بریلوی حضرات) تمہارے نزدیک کسی کے عالم الغیب کہنے کے لئے محض اتنا کافی ہے کہ اس کو غیب کی کسی بات کا علم ہو اور ان حقیر چیزوں کو بھی بعض مغیبات کا علم ضرور ہے۔ کم از کم اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات پاک ہی کا علم ہے اور وہ بھی منجملہ مغیبات کے ہے اس کے بعد حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ :

پھر اگر یہ (یعنی بریلوی حضرات) زید اس کا التزام کرے کہ میں ہاں، سب

کو عالم الغیب کہوں گا، تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے، جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو، وہ کمالات نبوت سے کب ہوسکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔

محترم قارئین کرام ! ذرا انصاف کو دل میں جگہ دیجئے اور پھر سے پڑھیے کہ کیا اس عبارت کا وہ مطلب ہے جو مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے اپنی کتاب ''حسام الحرمین'' میں تحریر کر کے حضرات علمائے حرمین شریفین کے سامنے پیش کیا تھا۔

معاذ اللہ یہ کہ ''جناب رسول اللہ پاک ﷺ کے علم شریف کو پاگلوں اور جانوروں کے برابر بتادیا۔'' یا وہ مطلب ہے جو آپ قارئین کرام ! کے سامنے زیر نظر کتاب میں پیش کیا گیا ہے، ذرا غور تو کیجئے !

حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تو اس عبارت میں فرماتے ہیں کہ آپ لوگوں (یعنی بریلوی حضرات) کے اس بیہودہ اصول پر کہ جس کو غیب کی کچھ باتیں بھی معلوم ہوں اس کو بھی عالم الغیب کہا جاسکتا ہے۔ یہ لازم آتا ہے کہ ان حقیر چیزوں کو بھی عالم الغیب کہا جائے اور جب یہ لازم باطل ہے تو تمہارا (یعنی بریلوی حضرات) یہ اصول بھی باطل ہوا۔

عزیز جان من ! حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو یہ برابری ایسی باطل ہے کہ بطلان سے (آپ بریلوی حضرات) کے اصول کے باطل ہونے پر دلیل قائم کر رہے ہیں، اگر اس پر بھی کوئی شخص یہ کہے کہ حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے معاذ اللہ معلم انسانیت ﷺ کے علم پاک کو حیوانات وغیرہ

کے علوم سے تشبیہ دے دی تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں اللہ تبارک وتعالیٰ جو مقلب القلوب ہیں، ہدایت فرمائے، تو ہدایت ہو سکتی ہے ورنہ نہیں کسی نے کیا خوب فرمایا۔ ؎

جو اس پر بھی نہ سمجھے وہ، تو اس بت کو خدا سمجھے

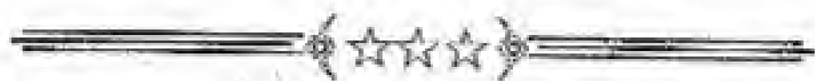

حفظ الایمان میں موجود لفظ "ایسا" کی لغوی تحقیق اور اشکال بیجا کا جواب۔

سوال : حضرت مولانا تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت ''حفظ الایمان'' میں لفظ ''ایسا'' جو تشبیہ کے لئے استعمال ہوا ہے کیا گستاخی نہیں ہے ؟

جواب : محترم قارئین کرام ! لفظ ''ایسا'' کی تحقیق عبارت ذیل سے معلوم ہو جائے گی ،لیکن مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی اور ان کی ذریت کے لوگوں کا یہ کہنا کہ لفظ ''ایسا'' تو صرف تشبیہ ہی کے لئے آتا ہے اور سرور عالم ﷺ کے علم کو ''حفظ الایمان'' میں علم زید وعمرو بکر صبی ومجانین وبہائم سے تشبیہ دی اور یہ بڑی گستاخی ہے۔

واضح ہو کہ ''ایسا'' کا لفظ فقط مانند اور مثل ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی ''اس قدر'' اور ''اتنے'' کے بھی آتے ہیں جو کہ اس جگہ متعین ہیں، نہ معلوم اس قدر صاف اور سیدھے مطلب کو کس غرض سے الٹا کیا جاتا ہے۔

فاضل بریلوی کی ذریت کے لوگوں کو ''امیر مینائی'' جس کی لغت ''امیر اللغات'' کے نام سے ہے اس میں دیکھنا چاہئے ،جبکہ فاضل بریلوی کو اپنے مجدد ہونے کا دعویٰ ہے مگر نہ معلوم یہ مجدد ''علم اللغت'' سے کیونکر بے خبر ہے۔

جناب امیر مینائی مرحوم نے ''امیر اللغات'' میں لفظ ''ایسا'' کی تحقیق میں پانچ معنی تحریر کیے ہیں جو درج ذیل ہیں :۔

(۱)۔ لفظ ''ایسا'' کے معنی ''اس قسم کا'' اور ''اس شکل کا'' بھی آتے ہیں۔

مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

ایسا قلمدان ہر ایک سے بننا دشوار ہے (آتش)

محبوب نہیں باغ جہاں میں کوئی تجھ سا

بور کھتا ہے گل ایسی نہ لذت ثمر ایسی ۔

(۲)۔ لفظ ''ایسا'' کے دوسرے معنی فرماتے ہیں کہ ''اس قدر، اتنا'' بھی آتے ہیں

مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

ایسا مارا کہ ادھموا کر دیا

اس بادہ کش کا جسم ہے ایسا لطیف و صاف

زنا پر گمان ہے موج شراب کا (برق)

(۳)۔ لفظ ''ایسا'' کے معنی ''مماثل'' اور ''مانند'' کے بھی آتے ہیں۔

مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تم ایسے بہتیرے مل جائیں گے ہم ایسوں سے تو وہ بات بھی نہیں کرتے

(۴)۔ لفظ ''ایسا'' کے معنی ''اس طرح'' اور ''یوں'' کے بھی آتے ہیں۔

مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

میں نے ایسا سنا ہے کہ آج دونوں بھائیوں میں چل گئی

تم ان سے صاف صاف کہہ دینا کہ میر صاحب ایسا کہتے ہیں۔

(۵)۔ لفظ ''ایسا'' کبھی اچھائی، برائی، کی جگہ بطور مبالغہ بھی استعمال کرتے ہیں۔

مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

ایسا وقت قسمتوں سے ملتا ہے۔ کوئی ایسی بات منہ سے نکالتا ہے۔

(امیر اللغات جلد ۲ صفحہ ۳۰۲)

محترم قارئین کرام! پھر بھی یہ کہنا کہ لفظ ایسا تشبیہ ہی کے لئے آتا ہے کس قدر انصاف کا خون کرنا ہے۔

عبارت متنازعہ فیہا میں لفظ "ایسا" بمعنی اس قدر اتنا کہ ہے، پھر تشبیہ کیسی، تو حاصل یہ ہوا کہ جس قدر اور جتنے علم کو اطلاق عالم الغیب کی فرض کی تھی، وہ زید وعمر وبکر میں بھی متحقق ہے نہ اس میں تشبیہ ہے نہ توہین۔

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر الزام کہ وہ، آپ ﷺ اور جانوروں کے علم کو برابر سمجھتے تھے۔ اس الزام کا جواب اور حسام الحرمین کی اس عبارت کی حقیقت۔

سوال: اس عبارت میں معلم انسانیت ﷺ کے علم پاک کو پاگلوں اور جانوروں کے علم کے برابر بتایا گیا ہے اور یہ حضور ﷺ کی سخت توہین ہے اور اسی وجہ سے حضرات علماء حرمین شریفین نے ان کو کافر کہا ہے اور آپ یعنی دیوبندی حضرات ان کو مسلمان بلکہ اپنا پیشوا جانتے ہیں، آپ کے پاس اسکا کیا جواب ہے، کیا ایک شخص حضور ﷺ کی توہین کے بعد بھی مسلمان رہ سکتا ہے؟

جواب: اس اشکال کا جواب دینے سے پہلے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ کسی کتاب کا مطالعہ کرتے وقت اس کتاب کے مضمون یا عبارت کا تعلق ماقبل سے

بھی ہوتا ہے اور مابعد سے بھی۔ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے جس عبارت پر تنقید کی ہے وہ عبارت یہ ہے، حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''پھر یہ کہ آپ ﷺ کی ذات پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات اور بہائم کے لئے بھی حاصل ہے''۔ (حفظ الایمان صفحہ ۱۳)

قارئین کرام! اس عبارت سے پہلی عبارت تو اس بات کو بتلاتی ہے کہ گفتگو اس بات میں نہیں کہ معلم انسانیت ﷺ کو غیب کی کتنی باتوں کا علم تھا اور کوئی دوسرا علوم غیبیہ میں آپ ﷺ کے برابر ہے یا نہیں؟ بلکہ گفتگو محض اس میں ہے کہ معلم انسانیت ﷺ کی ذات مقدسہ پر عالم الغیب کا اطلاق جائز ہے یا نہیں۔ اس عبارت سے چند سطر پہلے یہ چند فقرے موجود ہیں، حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''تو بلا قرینہ مخلوق پر علم غیب کا اطلاق موہم شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع اور ناجائز ہوگا''۔ (حفظ الایمان صفحہ ۱۲)

اسکے بعد آگے فرماتے ہیں:

''اس لئے حضور ﷺ پر عالم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا اور اگر ایسی تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو خالق اور رازق وغیرہ بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا ناجائز نہ ہوگا۔ کیونکہ آپ ﷺ ایجاد اور بقائے عالم کے سبب

ہیں، بلکہ خدا بمعنی مالک اور معبود بمعنی مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ ﷺ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویلِ خاص سے جائز ہوگا"۔

(حفظ الایمان صفحہ ۱۴)

جو صاف بتلا رہے ہیں کہ گفتگو اطلاق کی بحث پر ہے نہ کہ علم غیب کی مقدار پر اب ان فقروں سے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ گفتگو کی بحث محض اطلاق لفظ عالم الغیب کے جواز و عدم جواز کی ہے نہ کہ معلم انسانیت ﷺ کے علم پاک کے مقدار کی۔

حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "حفظ الایمان" کی عبارت جس پر تنقید کی گئی ہے، یہ مختصر گفتگو کا حاصل عبارت کے ماقبل کے فقروں سے تھا اب ہم عبارت کے مابعد کا تعلق تحریر کرتے ہیں۔

اس عبارت سے چند سطر بعد حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عبارت بھی موجود ہے۔

"نبوت کے لئے جو علوم لازم اور ضروری ہیں وہ معلم انسانیت ﷺ کو تمام حاصل ہوگئے تھے"۔ (حفظ الایمان صفحہ ۱۵)

محترم قارئین کرام! اس مابعد کی سطر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حضور ﷺ کو تمام علوم لازمہ نبوت حاصل تھے انصاف شرط ہے جو شخص معلم انسانیت ﷺ کو ایجاد عالم بقاء عالم کا سبب سمجھے اور یہ عقیدہ رکھے کہ حضور ﷺ کو تمام علوم لازمہ نبوت حاصل تھے کیا وہ زید و عمرو وغیرہ کے علم کو علوم مصطفیٰ ﷺ کے برابر بتا سکتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ عبارت جس پر تنقید کی گئی ہے اس عبارت سے ماقبل

والی عبارت کے فقرے تو بتاتے ہیں کہ گفتگو محض اطلاق عالم الغیب میں ہے نہ کہ معلم انسانیت ﷺ کے علم پاک کی مقدار میں اور مابعد کی عبارت اس کو بتاتی ہے کہ حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام علوم لازمہ نبوت، حضور ﷺ کے لئے حاصل ہے اس کے علاوہ عبارت جس پر تنقید کی گئی ہے ایک خاص تعلق مابعد والی عبارت سے یہ بھی ہے کہ اسی عبارت کے متعلق ایک فقرہ یہ بھی ہے کہ

''پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ میں ہاں سب کو عالم الغیب کہوں گا''۔

(حفظ الایمان صفحہ ۱۳)

اس عبارت کے فقرے کے خط کشیدہ الفاظ یہ بتارہے ہیں کہ یہاں صرف اطلاق عالم الغیب کی بحث ہے نہ کہ علم پاک کی مقدار کی، حضور ﷺ کی توہین بے شک کفر بلکہ اشد کفر ہے، دنیا بھر کے کافروں کو پناہ مل سکتی ہے لیکن جو حضور ﷺ کی توہین کرے اسکی سزا محض تلوار ہے۔

عزیز جان من! معلم انسانیت ﷺ تو بڑی چیز ہیں واللہ حضرات علمائے دیوبند کا تو یہ عقیدہ ہے کہ جو شخص حضرت سیدنا بلال حبشیؓ کی توہین بھی، صحابی ہونے کی حیثیت سے کرے وہ بھی کافر ہے، ملعون ہے، مردود ہے لیکن ہاں واقعی میں توہین ہونی چاہئے، خواہ مخواہ کسی کے سر توہین کا الزام تھوپنا تو گناہ کبیرہ ہے۔ ہمارے حضرات فقہاء احناف رحمہم اللہ تعالیٰ تو یہاں تک ارشاد فرماتے ہیں، کہ اگر کسی عبارت میں ہزار ہا احتمالات کفر کے ہوں اور صرف ایک کے ضعیف سا احتمال ایسا ہو جس کی وجہ سے اس کے قائل کو مسلمان کہا جاسکے تو اس کو کافر مت کہو، چہ جائیکہ کسی کی عبارت میں دور تک توہین کا شائبہ بھی نہ ہو محض عوام میں شہرت حاصل کرنے کے لئے

اس کے سر توہین کا الزام ڈال کر اسکو کافر کہا جائے۔

قارئین کرام ! آپ غور کیجئے ، واللہ حکیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا اس الزام سے کچھ نہیں بگڑتا ، ہاں الزام لگانے والے حضرات اپنے نامۂ اعمال کو خراب کر رہے ہیں۔

مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہی عبارت اس کا ماقبل اور مابعد حذف کر کے اسی طرح حضرات علمائے حرمین شریفین کے سامنے پیش کی بلکہ فاضل بریلوی نے ایک کمال یہ بھی کیا کہ حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت کے لکھنے سے پہلے ہی اس کا مطلب خود اپنی طرف سے ان الفاظ میں بیان کر دیا جیسا کہ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کی اپنی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔

"اس میں (یعنی حفظ الایمان میں) تصریح کی ہے کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول ﷺ کو ہے ایسا تو ہر بچہ اور ہر پاگل اور جانور اور ہر چوپائے کو حاصل ہے"۔ (حسام الحرمین صفحہ ۲۱)

حضرات علماء حرمین شریفین کو کیا خبر تھی کہ اس عبارت میں کیا کیا قطع برید کی گئی ہے علماء حرمین شریفین نے اسی قدر عبارت کا وہ مطلب سمجھ کر جو مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے لکھا تھا۔ مولانا فاضل بریلوی کے اس فتوے سے اتفاق کیا۔

یہ ہے اس فتوے کی حقیقت جس کو حضرات بریلوی تکفیر کا مدار ٹھہرا رہے ہیں۔

الغرض حضرات علمائے حرمین شریفین نے جو کچھ لکھا وہ بے سوچے سمجھے نہیں لکھا، ہاں مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے علمائے حرمین سے جھوٹ بولا

اوران کودھوکہ دیا، علمائے حرمین کوکیا خبرتھی کہ ایسی عبا قبا پہننے والے محض کسی مسلمان کی تکفیر کے لئے جھوٹ بھی بولتے ہیں، بلکہ علمائے حرمین میں سے بعض حضرات نے تو یہ بھی لکھ دیا کہ اگر حقیقت میں حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے توہین کی ہے اور انکی عبارتوں کا مطلب وہی ہے جو مولانا احمد رضا خان بریلوی نے بیان کیا ہے تو مولانا تھانوی صاحب کافر ہیں ورنہ نہیں، یہی وجہ ہے کہ جب علمائے حرمین کو یہ اطلاع ہوئی کہ مولانا فاضل بریلوی کا مکروفریب تھا تو علمائے حرمین نے (ان جآء کم فاسق بنبا فتبیو۱) پرعمل کرکے براہ راست حضرات علمائے دیو بند رحمہم اللہ تعالیٰ کے پاس کچھ سوالات بھیجے کہ ان مسائل میں آپ علمائے دیو بند رحمہم اللہ تعالیٰ کا کیا خیال ہے، ان میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ کیا نعوذ باللہ تمہارے نزدیک معلم انسانیت ﷺ کا علم پاک حیوانات اور پاگلوں جیسا ہے ؟

اسکا جواب دارالعلوم دیوبند سے دیا گیا کہ یہ خبیث عقیدہ ہمارا ہرگز نہیں ہے، جو شخص ہماری طرف ایسے عقیدے ہے منسوب کرے وہ کذاب ہے وجال ہے، پھر اس کے بعد حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عبارت بھی مع توضیح کے لکھی گئی تو خود حضرات علمائے حرمین شریفین نے اس پہلی تکفیر سے رجوع کیا جو مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے دھوکہ دیکر کرائی تھی اور حضرات علمائے حرمین شریفین نے صاف لکھ دیا کہ علمائے دیو بند پکے مسلمان ہیں اور اہل السنّت والجماعت ہیں، علمائے حرمین شریفین کا یہ دوسرا فتویٰ سالہا سال ہوئے "التصدیقات" کے نام سے چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔

☆☆☆

حقیقت حال معلوم ہونے کے بعد علمائے حرمین شریفین کا رویہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے ساتھ۔

محترم قارئین کرام ! آپ کو معلوم نہیں کہ حقیقت حال معلوم ہونے کے بعد حضرات علمائے حرمین شریفین کے نزدیک ان اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کی کتنی قدر و منزلت رہ گئی تھی۔ ذرا مدینہ منورہ کے مفتی اعظم حضرت اقدس مولانا سید احمد صاحب برزنجی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ "غایۃ المامول" کا مطالعہ فرمائیے، اس سے معلوم ہو جائے گا کہ حقیقت حال معلوم ہو جانے کے بعد حضرات علمائے حرمین شریفین نے مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کو کیسے کیسے نفیس خطابات دیے ہیں۔

ان کی چند مثالیں ہم یہاں پیش خدمت کر رہے ہیں۔

مدینہ منورہ کے مفتی اعظم حضرت اقدس مولانا سید احمد صاحب برزنجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

﴿ ثم بعد ذلک ورد الی المدینة المنورة رجل من علماء الهند يدعى احمد رضا خان ﴾

ترجمہ : "یعنی پھر اس کے بعد مدینہ منورہ میں ایک شخص ہندوستان کے علماء میں سے آیا جو کہ پکارا جاتا تھا احمد رضا خاں"۔ (غایۃ المامول صفحہ ۳ سطر ۴)

قارئین کرام ! یہاں پر مفتی اعظم مدینہ منورہ نے احمد رضا خان کے نام کے ساتھ نہ امام، نہ محقق، نہ مجدد، نہ علامہ اور نہ ہی مولانا کے الفاظ استعمال کیے، بلکہ صرف احمد رضا خان لکھ دیا کہ یہ شخص اسی نام سے ہندوستان میں پکارا جاتا ہے، جیسا

کہ ایک عامی شخص کا ذکر کرتے ہیں الفاظ تعظیمیہ اور دعائیہ سے بالکل خالی کر دیا۔

مدینہ منورہ کے مفتی اعظم مزید تحریر فرماتے ہیں۔

﴿ثم بعد ذلک اطلعنی احمد رضا خان المذکور علی رسالة﴾

ترجمہ: "یعنی پھر اس کے بعد مطلع کیا مجھ کو احمد رضا خان مذکور نے اپنے ایک رسالہ پر۔" (غایۃ المامول صفحہ ۳ سطر ۲۰)

قارئین کرام! دیکھئے یہاں پر کس طرح عوام کے نام کی طرح احمد رضا خان کا نام لیا جا رہا ہے۔ اگر یہ ان میں فضائل کے ساتھ باقی رہتے جو کہ پہلے علمائے حرمین شریفین کو خیال ہوا تھا تو کچھ نہ کچھ ضرور الفاظ تعظیمی استعمال کئے جاتے۔

مدینہ منورہ کے مفتی اعظم تحریر فرماتے ہیں:

﴿ولم یقل بحصولها لغیره تعالیٰ احد من ائمة الدین فلم یرجع عن ذلک واصرو عاند﴾

ترجمہ: "یعنی اور نہ کہا ان معلومات غیر متنائیہ کے حاصل ہونے کو غیر اللہ کے لئے کسی نے بھی دین کے اماموں میں پس رجوع نہ کیا احمد رضا خان نے اس سے اور اصرار اور عناد کیا"۔ (غایۃ المامول صفحہ ۴ سطر اول)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہو گیا کہ علمائے مدینہ منورہ کے نزدیک فاضل بریلوی تمام علمائے دین وائمہ شریعت متین کا مخالف ہے اور باوجود اس کے حق کو قبول نہیں کرتا اور اپنے خیال باطن پر اصرار کرتا ہے اور معاندین حق میں سے ہے۔

قارئین کرام! آپ ذرا غور فرمائیں کہ یہ الفاظ فاضل بریلوی کی کس شان اور کس مرتبت پر دلالت کرتے ہیں؟

مدینہ منورہ کے مفتی اعظم مزید آگے تحریر فرماتے ہیں کہ :

﴿ولما کان زعم ھذا غلطا وجرأۃ علٰی تفسیر کتاب اللّٰہ بغیر دلیل اجبت الآن ان اجمع کلاما مختصرا﴾

ترجمہ : '' یعنی اور جبکہ اس شخص کا قول یا گمان غلط تھا اور جرات تھی کتاب اللہ کی تفسیر پر بلا دلیل تو درست رکھا میں نے اس کو کہ جمع کروں ایک مختصر (رسالہ) یعنی کلام کو ''۔ (غایۃ المامول صفحہ ۴ سطر ۲)

اس سے ظاہر ہو گیا کہ فاضل بریلوی کی تحریرات وعقائد از قبیل گمان ہیں اور وہ بھی بالکل غلط اور ساتھ اس کے یہ شخص کتاب اللہ یعنی قرآن کریم کی تفسیر پر جری ہے، بلا دلیل تفسیر کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ حالانکہ معلم انسانیت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے :

﴿من فسر القرآن برائه فقد کفر﴾

ترجمہ: '' یعنی جس نے قرآن کریم کی تفسیر اپنی رائے سے کی تو وہ کافر ہو گیا ''۔

دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :

﴿فلیتبؤ مقعدہ من النار﴾

ترجمہ : '' یعنی چاہیے کہ ٹھکانہ بنالے اپنا وہ دوزخ میں ''۔

مدینہ منورہ کے مفتی اعظم مزید آگے فرماتے ہیں کہ :

﴿فیہ بیان بطلان استدلالہ علٰی مدعاہ﴾

ترجمہ : '' یعنی ہمارے رسالہ '' غایۃ المامول '' میں بیان ہے کہ اس فاضل بریلوی کے استدلال کے بطلان کا جو کہ اس نے اپنے دعویٰ کے لئے قائم کیا ہے

اس سے ظاہر ہو گیا کہ اس کے استدلال ان کے نزدیک باطل ہیں اور یہ اہل بطلان میں سے ہے "۔ (غایۃ المامول صفحہ۴ سطر۳)

مدینہ منورہ کے مفتی اعظم مزید آگے تحریر فرماتے ہیں کہ :

﴿ مبینا نقضها وعدم صحتها من وجوه عدیدة ﴾

ترجمہ : " یعنی بیان کرنے والا ہوں میں اس رسالہ میں احمد رضا خان کی دلیلوں کے ٹوٹنے کو اور ان کے نہ صحیح ہونے کو بہت سی وجہ سے "۔

(غایۃ المامول صفحہ۴ سطر۴)

اس سے معلوم ہوا کہ اہل مدینہ منورہ کے نزدیک فاضل بریلوی کے دلائل منقوض اور غیر صحیح ہیں۔

مدینہ منورہ کے مفتی اعظم مزید آگے تحریر فرماتے ہیں کہ :

﴿ وبما تقرر اتضح لک بلا ریب بطلان ما ادعاه ﴾

ترجمہ : " یعنی اور یہ سبب اس کے کہ ثابت ہوا ظاہر ہو گیا تجھ پر بلا شک باطل ہونا اس کے دعوے کا "۔ (غایۃ المامول صفحہ۵ سطر۸)

مدینہ منورہ کے مفتی اعظم مزید آگے تحریر فرماتے ہیں کہ :

﴿ وان بهجم علی الایة المذکور ﴾

ترجمہ : " یعنی اس نے ہجوم کیا ہے آیت مذکور پر "۔

(غایۃ المامول صفحہ۵ سطر۱۰)

قارئین کرام ! واضح ہو کہ "ہجوم" لغت عرب میں اس کو کہتے ہیں کہ بے علم اور بلا سوچے سمجھے آیت قرآنی کی تفسیر کرنے بیٹھ جانا۔

مدینہ منورہ کے مفتی اعظم مزید آگے تحریر فرماتے ہیں کہ :

﴿وانما قلنا انه مصداق ذلک لانه قطع بدلالة الاية الكريمة على مدعاه بلا دليل قطعي بل بضد مادلت عليه الادلة القطعية﴾

ترجمہ : " اور جزایں نیست کہ ہم نے کہا فاضل بریلوی مصداق تفسیر بالرائے کا ہے اسلئے کہ اس نے یقین کیا کہ آیت کریمہ اس کے مدعا پر دلالت کرتی ہے، بغیر کسی دلیل یقینی کے بلکہ اس کے خلاف پر دلائل قطعیہ دلالت کرتی ہے "۔ (غایۃ المامول صفحہ ۵ سطر ۱۳)

مدینہ منورہ کے مفتی اعظم مزید آگے تحریر فرماتے ہیں کہ :

﴿ فاقتحموا حلبة السبق الى قطع دابر كل غبى مناضل ﴾

ترجمہ : " کہ داخل ہوئے علمائے دین میدان مسابقت میں تاکہ قطع کر دے اصل ہر غبی برابری کرنے والے کی "۔ (غایۃ المامول صفحہ ۳۶ سطر ۳)

مدینہ منورہ کے مفتی اعظم مزید آگے فرماتے ہیں :

﴿ واستيصال شافة كل غبى و باطل ﴾

ترجمہ : " اور واسطے جڑ سے اکھاڑ دینے کے زخمہائے ہر گمراہی اور باطل کے "۔

(غایۃ المامول ص ۳۶ سطر ۳)

مزید آگے تحریر فرماتے ہیں :

﴿ وكشف بنور حجة البالغة ترهات المبطلين ﴾

ترجمہ: " اور کھول دیں حجۃ البالغہ سے گمراہیاں مبطلین کی " (غایۃ المامول صفحہ ۳۶ سطر ۵)

مدینہ منورہ کے مفتی اعظم مزید آگے تحریر فرماتے ہیں :

﴿ وازھر بدر بیانھا فکشف حنادیس الشک والارتیاب ﴾

ترجمہ : ”اور روشن ہوگیا اس رسالہ کا بدر بیان پس کھودیں اس نے ظلمتیں شک وریب کی“۔ (غایۃ المامول صفحہ ٣٦ سطر ١٠)

قارئین کرام ! اس جگہ فاضل بریلوی کو غبی مناضل اور گمراہی اور باطل اور مبطلین میں سے اور ان کے دلائل کو ترہات یعنی گمراہی قرار دیا ہے، اور ان کے قول و خیال کو ظلمتیں، شک وارتیاب کی ظلمات قرار دیا ہے۔

علمائے مدینہ منورہ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کو کس فرقہ اور کس طائفہ میں داخل کررہے ہیں اور جس کو علمائے مدینہ منورہ ایسے طائفہ میں داخل مانتے ہیں، کیا اس کے بعد بھی مولانا احمد رضا خان کے اقوال قابل اعتبار ہوسکتے ہیں یا نہیں؟ اس کا فیصلہ آپ قارئین خود فرمائیں !!!

ان عبارات سے صاف ظاہر ہوگیا کہ جن لوگوں نے تقریظات ”حسام الحرمین“ میں مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کی تعریفیں کیں ہیں، وہ سب قبل از تحقیق ہیں، اب وہ تعریفیں قابل اعتبار نہیں اس میں تو اب تشریح کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں۔

ہم نے یہاں صرف چند عبارات کی تحریر پر ہی اکتفا کیا ہے، مزید اگر کسی کو ثبوت کے طور پر دیکھنا ہوتو وہ مفتی اعظم مدینہ منورہ کی کتاب ”غایۃ المامول“ کی طرف رجوع کریں۔

حضرات علمائے حرمین شریفین قدس صفات کو مولانا احمد رضا خان فاضل

بریلوی نے کس قدر دھوکہ دیا کہ پھر تحقیق کرنے کے بعد علمائے حرمین شریفین فاضل بریلوی سے کس قدر خوش تھے یا ناراض اس کتاب ''غایۃ المامول'' کی تحریرات کے مطالعہ کرنے سے بخوبی معلوم ہو جائے گا۔

محترم قارئین کرام ! مدینہ منورہ کے مفتی اعظم حضرت اقدس مولانا شیخ سید احمد صاحب برزنجی رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب ''غایۃ المامول'' میں جن علمائے حرمین شریفین کے دستخط اور مہریں لگی ہوئی ہیں۔ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں :-

(١) حضرت مولانا شیخ محمد تاج الدین ابن مصطفےٰ الیاس حنفی مفتی مدینہ منورہ۔

(٢) حضرت مولانا شیخ محمد سعید صاحب۔

(٣) حضرت مولانا شیخ سید محمد امین بن سید احمد رضوان صاحب۔

(٤) حضرت مولانا شیخ سید عباس ابن سید محمد رضوان صاحب۔

(٥) حضرت مولانا شیخ عمر بن حمدان صاحب، مدرس مسجد نبوی۔

(٦) حضرت مولانا شیخ احمد بن محمد خیر عباسی سناری صاحب۔

(٧) حضرت مولانا شیخ موسیٰ علی شامی الازہری صاحب۔

(٨) حضرت مولانا شیخ محمد مہدی بن احمد صاحب۔

(٩) حضرت مولانا شیخ سید احمد الجزائری صاحب۔

قارئین کرام ! یہ جملہ حضرات وہ ہیں جن کے بہت سے القاب و مدائح مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے اپنی مایہ ناز کتاب ''حسام الحرمین'' میں لکھے ہیں اور ان کی تقریظوں اور مدائح پر بڑا فخر کیا ہے۔

محترم قارئین کرام ! ان تمام عبارت کو حرفاً حرفاً ملاحظہ فرمایئے تاکہ پوری

طرح فاضل بریلوی کی قلعی کھل جائے اور ان کی قدر منزلت عوام الناس کے سامنے دوبالا ہوجائے۔ اگر کسی کو اصل کتاب "غایۃ المامول" جو عربی رسالہ ہے دیکھنا ہو وہ دیکھ سکتا ہے ہمارے پاس موجود ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب فرمایا،

سمجھانے سے تھا ہمیں سروکار
اب مان نہ مان تو ہے مختار

علمائے دیوبند کا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے بارے میں فتویٰ دینے میں محتاط رویہ اور سنت نبوی ﷺ کی پیروی۔

سوال : کیا علمائے دیو بند رحمہم اللہ تعالیٰ نے مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کو کافر کہا ہے ؟

جواب : حضرات علمائے دیو بند رحمہم اللہ تعالیٰ نے مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کو اس لئے کافر قرار نہیں دیا کہ علمائے دیو بند کے خیال میں فاضل بریلوی نے جو کچھ اپنی مایہ ناز کتاب "حسام الحرمین" میں تحریر کیا ہے، صرف اکابرین علمائے دیو بند رحمہم اللہ تعالیٰ کو بدنام کرنے کیلئے یہ الزام لگانا اور غلط بیانی کرنا ہے۔

حضرات علمائے دیو بند رحمہم اللہ تعالیٰ کا مولانا فاضل بریلوی کے بارے میں یہ نظریہ ہے کہ انھوں نے حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل دہلوی شہید رحمۃ اللہ علیہ پر اور اکابرین علمائے دیو بند رحمہم اللہ تعالیٰ پر جو کچھ تحریر کیا ہے اس کی روشنی میں سب علمائے دیو بند انہیں بدنام کرنے کے لئے غلط بیانی اور الزام تراشی کرنے والا کہتے ہیں۔ اس

لئے فاضل بریلوی کو علمائے دیو بند کافر نہیں کہتے ہیں۔

محترم قارئین کرام ! ہم آپ کے سامنے ستر قسم کے علم رکھنے والے مجدد فاضل بریلوی کی چند تحریریں پیش خدمت کرتے ہیں۔

مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی اپنی مایہ ناز کتاب "الکوکبہ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ" کے صفحہ ۲۹، ۳۰ اور ۳۱ پر اٹھائیسواں کفر ثابت کرکے تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے بدتر خبیث "صراط مستقیم صفحہ ۹۵" پر حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل دہلوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے، آپ ﷺ کی توہین کی ہے اور اس توہین کے الفاظ یوں تحریر فرماتے ہیں کہ :

"مسلمانو! خدارا ان ناپاک ملعون شیطانی کلموں پر غور کرو محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف نماز میں خیال لے جانا ظلمت بالائے ظلمت ہے کسی فاحشہ رنڈی کے تصور اور اس کے ساتھ زنا کا خیال کرنے سے بھی برا ہے، اپنے بیل یا گدھے کے تصور میں ہمہ تن ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے"۔

مزید آگے مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی، اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم کھا کھا کر بریلوی حضرات کو یقین دلا رہے ہیں کہ :

"مسلمانو ! کیا ان گالیوں کی محمد رسول اللہ ﷺ کو اطلاع نہ ہوئی یا مطلع ہو کر ان سے انہیں ایذاء پہنچی، ہاں ہاں واللہ واللہ انہیں اطلاع ہوئی، واللہ واللہ انہیں ایذاء پہنچی، واللہ واللہ جو انہیں ایذاء دے اس پر دنیا و آخرت میں اللہ جبار وقہار کی لعنت اس کے لئے سختی کا عذاب شدت کی عقوبت ہو"۔

مزید آگے چل کر فاضل بریلوی وہابیوں کو سمجھا رہے ہیں، جو ہم مختصر پیش کر رہے ہیں۔

”وہابی صاحبو ! مسلمان بننا چاہتے ہو تو حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت اپنے دل کے اندر جماؤ، جو ان کی جناب عالم مآب میں گستاخی کرے اگر تمہارا باپ بھی ہو اس سے الگ ہو جاؤ، جگر کا ٹکڑا ہو دشمن بناؤ، اس کے سایہ سے نفرت کرو اس کے نام محبت پر لعنت کرو۔ ”تقویۃ الایمان“ یہ بات محض بیجا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولئے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے، پہلی بولنے کی اور جگہ ہیں اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل کی جگہ بھی نہیں میں جانتا ہوں، اس خبیث بددین نے جو ہمارے عزت والے رسول دو جہاں کے بادشاہ عرش بارگاہ عالم پناہ ﷺ کی نسبت یہ لعنتی کلمات لکھے“۔

قارئین کرام ! آپ نے یہ عبارت پڑھی اور اس میں دیکھا کہ فاضل بریلوی نے حضرات اقدس مولانا شاہ اسمٰعیل دہلوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کو اس عبارت کی وجہ سے اور دیگر عبارتوں کی وجہ سے کافر کہا اور علمائے حرمین شریفین کو دھوکہ دے کر کفر کا فتویٰ بھی لیا۔ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کی آنکھ میں تو کفر کی عینک لگی ہوئی تھی کہ ہندوستان میں مثلاً مولانا رشید احمد گنگوئی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی جوہر رحمۃ اللہ علیہ، سرسید احمد خان، ڈاکٹر اقبال، قائداعظم محمد علی جناح وغیرہ وغیرہ میں کوئی بھی مسلمان ان کے نزدیک مسلمان نہ تھا سب کو انھوں نے کافر کہا، اس کفر کی عینک کی وجہ سے ہندوستان میں مسلمان اور ایماندار انہیں کیونکر نظر آ سکتا تھا، ظاہر ہے کہ اب جو تمام دنیا کے نزدیک مومن ہوگا وہ اس فاضل بریلوی کے یہاں کافر ہوگا۔ قربان

جائیے اس چودھویں صدی کے ستر قسم کے علوم رکھنے والے مجدد پر اور مجدد ہو تو ایسا ہو جو کفر کو اسلام، اور اسلام کو کفر کر کے دکھادے، پھر بریلوی حضرات انہیں عاشق ہی نہیں بلکہ عاشق رسول ﷺ کہتے ہیں جو سابقہ عبارت میں قسمیں کھا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل کی جگہ بھی نہیں میں جانتا ہوں۔

قارئین کرام ! آیئے ستر قسم کے علم رکھنے والے بریلوی مجدد کی زندگی کا دوسرا رخ بھی میں آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی اپنی مشہور کتاب ''قرآن بآیات تمہید ایمان'' میں حضرت اقدس شاہ اسمٰعیل دہلوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرما رہے ہیں۔

''علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے (وھوالجواب وبہ یفتی و علیہ الفتویٰ وھوالمذھب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ وفیہ السداد)

''یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامت اور اس میں استقامت ہے''۔

(قرآن بآیات تمہید ایمان صفحہ ۳۶)

مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی مزید آگے فرماتے ہیں :

''ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار (یعنی کافر قرار دینے) سے کف لسان (یعنی زبان روکنا) ماخوذ مختار و مرضی و مناسب (قرار دیا ہے)''۔

(قرآن بآیات تمہید ایمان صفحہ ۳۷)

فاضل بریلوی مزید آگے فرماتے ہیں :

''اور امام الطائفہ (اسمٰعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں

ہمارے نبی ﷺ نے اہل "لا الٰہ الا اللہ" کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے "فان الاسلام یعلو ولا یعلی۔" (قرآن بآیات تمہید ایمان صفحہ ۴۷)

ہم یہاں بریلوی حضرات سے یہ سوال کرتے ہیں کہ وہ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ وہ تو حضرت اقدس مولانا شاہ اسمٰعیل دہلوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کو مسلمان ہی جانتے ہیں اور کافر کو مسلمان جاننے والا خود کافر ہوا یا نہیں۔

قارئین کرام ! آپ نے دیکھا کہ علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کا کیا نقصان ہوا نہ تو علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کے ایمان میں نقصان آیا نہ حضرت اقدس مولانا شاہ اسمٰعیل دہلوی شہید رحمۃ اللہ علیہ، فاضل بریلوی کے کہنے سے کافر ہوئے مگر ہاں مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کا ایمان خطرے میں پڑ گیا، کیونکہ فاضل بریلوی اپنی مشہور کتاب "حسام الحرمین صفحہ ۲۵" پر فرماتے ہیں کہ "جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ اس صورت میں حضرت اقدس مولانا شاہ اسمٰعیل دہلوی شہید رحمۃ اللہ علیہ آپ بریلوی حضرات کے نزدیک کافر اور جو ان کے کفر میں شک کرے وہ خود بھی کافر "لہٰذا مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی خود کافر، یاد رکھیں ! فاضل بریلوی خود اپنی ہی تحریری عبارت کی روشنی میں بریلوی حضرات کے نزدیک کافر ہوتے ہیں یا نہیں ؟

مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی اپنی کتاب "حسام الحرمین صفحہ ۲۵" پر مزید فرماتے ہیں کہ :

"بحر الرائق وغیرہا میں فرمایا، جو بددینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کہ کچھ اور معنیٰ رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنیٰ ہیں، اگر اس کہنے والے کی وہ بات کفر ہے تو یہ جو اس (طرف سے) تحسین کرتا ہے، یہ بھی کافر ہو جائے گا"۔

قارئین کرام! دیکھا آپ نے مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے منقولہ عبارت "حسام الحرمین صفحہ ۲۵" میں تحریر کیا کہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے، اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے، جو اس کے کلام کی تحسین یعنی تاویل کرے، یعنی کہے کہ (اس کے) کچھ معنے (اور) رکھتے ہیں وہ (بھی) کافر ہے، یا کہے اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں وہ بھی کافر ہے۔

مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی جو محکمہ تکفیر کے ٹھیکہ دار تھے اس کے باوجود بھی حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل دہلوی شہید رحمۃ اللہ علیہ سے بے حد بغض و عناد رکھتے ہوئے بھی تکفیر نہ کر سکے۔

یہاں صریح لفظ کفر میں تاویل کا دعوے مسموع نہیں ہے، قواعد شرعیہ کے نزدیک یہ دعوے مردود ہے۔ تو اب اگر حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل دہلوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت معانی کفریہ میں صریح ہوتیں تو کوئی کیسی ہی تاویل کرتا مگر فاضل بریلوی اس تاویل کو ہرگز نہ سنتے اور ضرور حکم تکفیر جاری ہی فرما دیتے، چہ جائیکہ خود حکم ایمان جاری فرما کر اس کو صحیح و پسندیدہ و مختار فرمائیں، اس سے معلوم ہو گیا کہ ان تمام عبارات میں سے ایک عبارت بھی معنی کفری میں صریح نہیں ہے۔ ہم نے اس سے زیادہ صاف اور بے تکلف معنی حکیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی "حفظ ایمان" کی عبارت اور بانی دار العلوم دیوبند حضرت اقدس مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی "تحذیر الناس" کی عبارت اور دیگر

اکابرین علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کی عبارتیں مثلاً براہین قاطعہ وغیرہ کی بیان کر چکے ہیں جن میں کفر کی بو بھی نہیں ہے۔

مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی اپنی دوسری کتاب "القرآن بآیات تمہید ایمان صفحہ ۴۷" پر فرماتے ہیں کہ:

"یعنی کتب فتاوئی میں جتنے الفاظ پر حکم کفر کا جزم کیا ہے اس سے مراد وہ صورت ہے کہ قائل (یعنی کہنے والے) نے اس سے پہلوئے کفر مراد لیا ہو، ورنہ ہرگز کفر نہیں، یعنی جس جگہ بھی حکم کفر دیا گیا ہے، وہاں یہ ہی مطلب ہے کہ قائل (یعنی کہنے والے) کی مراد معنی کفری متحقق ہو جائیں، اگر معنی کفری مراد لینے کا علم نہ ہو، یا صحیح معنی لینے کا علم ہو تب تکفیر صحیح نہیں۔

اب ہم تمام بریلوی حضرات سے التماس کرتے ہیں کہ خدا کے واسطے حشر کے دن کا کچھ خیال کرو، وہاں کوئی بھی نہیں ملے گا دیکھو عذاب الٰہی کا کوئی بھی متحمل نہیں ہو سکتا، چاہے وہ کتنا ہی جان دار خان صاحب ہی کیوں نہ ہو، دیکھو حق کو قبول کرنے میں عزت نہیں گھٹتی، بلکہ بڑھتی ہے۔ (واللہ تعالیٰ ھوالموافق)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا اکثر علمائے حقہ کے بارے میں کفر کا فتویٰ مع حوالہ۔

سوال : کیا آپ کے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے کہ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے یا ان کے نام لیوا علمائے بریلوی نے مولانا شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ مولانا الطاف حسین حالی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ حسن نظامی رحمۃ اللہ علیہ، غیر مقلد (معروف و مشہور اہلحدیث) عالم مولانا سید نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ، امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ، ڈاکٹر اقبال، سر سید احمد خان، ڈپٹی نذیر احمد دہلوی، اور قائداعظم محمد علی جناح کو کافر کہا ہے ؟

جواب : جی ہاں ! ہمارے پاس اس کے واضح ثبوت موجود ہیں، جس کا حوالہ ہم پیش خدمت کر رہے ہیں۔

مولانا ابو الطاہر محمد طیب دانا پوری بریلوی قادری صاحب مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کے حوالے سے فرماتے ہیں :

(۱)۔ ”ڈاکٹر اقبال کی زبان پر ابلیس بول رہا ہے۔“ (تجانب اہلسنت صفحہ ۳۴۰)

مزید آگے ڈاکٹر اقبال مرحوم کی مشہور و معروف کتاب ”بال جبریل“ اور ”بانگ درا“ میں خامیاں نکال کر فرمایا کہ :

(۲)۔ ”ہم نہیں سمجھتے کہ ڈاکٹر اقبال ایسے عقائد رکھتے ہوئے، کیسے مسلمان ہیں ! ڈاکٹر اقبال کے اسلام کی حقیقت ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ اگر ان اعتقادات کے باوجود بھی ڈاکٹر اقبال مسلمان ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے کوئی اور اسلام گڑھ لیا ہے اور

وہ اپنے اسی گڑھے ہوئے اسلام کی بناء پر مسلمان ہیں"۔ (تجانب اہلسنت صفحہ ۳۴۵)

مزید آگے فرماتے ہیں کہ :

(۳)۔ "سر سید احمد خان نیچر کا پجاری سائنس کا غلام۔" (تجانب اہلسنت صفحہ ۷۹)

مزید آگے فرماتے ہیں کہ :

(۴)۔ "کیا کسی ایماندار مسلمان کو پیر نیچر سر سید احمد خان اور ان کی نیچری ذریات کے کافر، ملحد اور زندیق ہونے میں شک رہ سکتا ہے"۔ (تجانب اہلسنت صفحہ ۸۵)

مزید آگے فرماتے ہیں کہ :

(۵)۔ "جو پیر نیچر سر سید احمد خان کے وزیران نیچریت اور مشیران دہریت اور مبلغین زندیقیت تھے، جن کے نام یہ ہیں مولانا الطاف حسین حالی، مولانا شبلی نعمانی، ڈپٹی نذیر احمد خان دہلوی وغیرہ"۔ (تجانب اہلسنت صفحہ ۸۷۔۸۶)

مزید آگے فرماتے ہیں کہ :

(۶)۔ "خواجہ حسن نظامی کے کافر و مرتد و منافق و ملحد اور زندیق بے دین ہونے میں کچھ شک رہ سکتا ہے"۔ (تجانب اہلسنت صفحہ ۱۴۶)

مزید آگے فرماتے ہیں کہ :

(۷)۔ "مسلم لیگ کے اکثر لیڈران عام طور پر علی الاعلان کفریات بکتے پھرتے ہیں"۔ (تجانب اہلسنت صفحہ ۱۱۸)

مزید آگے فرماتے ہیں کہ :

(۸) "قائداعظم محمد علی جناح اپنے لکچروں میں نئے نئے کفریات قطعیہ بکتا رہتا ہے"۔ (تجانب اہلسنت صفحہ ۱۱۹)

مولانا احمد یار خان بریلوی جو (مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی) کے مرید ہیں انھوں نے فرمایا کہ :

(۹)۔ "(امام) ابن تیمیہؒ اور اس کے متبعین (یعنی امام ابن حزمؒ اور امام ابن قیمؒ) کو علمائے اہلسنت (یعنی بریلوی علماء) نے گمراہ اور گمراہ گر لکھا ہے" (ضمیمہ جاء الحق ۲۶۰)

مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ :

(۱۰)۔ "مولانا شاہ اسمعیل دہلوی شہیدؒ کی کتاب "تقویۃ الایمان" یہ ناپاک کتاب سخت ضلالت و بے دینی اور کلمات کفر پر مشتمل ہے۔ اس کا پڑھنا زنا اور شراب خوری سے بدتر حرام ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۱۸۳)

مزید آگے فرماتے ہیں کہ :

(۱۱)۔ "بہشتی زیور ایک ایسے شخص کی تصنیف ہے اس کا دیکھنا عوام مسلمان بھائیوں کو حرام ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۵۴)

مزید آگے فرماتے ہیں کہ :

(۱۲)۔ "جو مدرسہ دیوبند کی تعریف کرے اور دیوبندیوں کی نسبت کہے کہ میں ان کو برا نہیں کہتا، اسی قدر اس کے مسلمان نہ ہونے کو بس ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۱۱۰)

مزید آگے فرماتے ہیں کہ :

(۱۳)۔ "جسے یہ معلوم ہو کہ دیوبندیوں نے رسول اللہ ﷺ کی توہین کی ہے، پھر ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے، اسے مسلمان نہ کہا جائے گا کہ پیچھے نماز پڑھنا اس کی ظاہر دلیل ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا اور رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنے والے کو مسلمان سمجھنا کفر ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۷۷)

مزید آگے فرماتے ہیں کہ :

(۱۴)۔ ''غیر مقلدین کے (مولانا) سید نذیر حسین دہلوی (مولانا) قاسم نانوتوی و (مولانا) رشید احمد گنگوہی و (مولانا) اشرف علی تھانوی اور ان سب کے مقلدین و متبعین و پیروان و مدح خواں باتفاق علمائے اعلام کافر ہوئے اور جو ان کو کافر نہ جانے ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی بلاشبہ کافر ہے''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۱۰۶)

مزید آگے فرماتے ہیں کہ :

(۱۵)۔ ''وہابیہ ونیچریہ وغیر مقلدین و دیوبندیہ وغیرہ کفار مرتدین ہیں۔ ان سے میل جول قطعی حرام، ان سے سلام وکلام حرام، انہیں پاس بٹھانا حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑیں تو ان کی عیادت حرام، مر جائیں تو مسلمان جیسا انہیں غسل وکفن دینا حرام، ان کا جنازہ اٹھانا حرام، ان پر نماز (جنازہ) پڑھنا حرام، انہیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کی قبر پر جانا حرام، انہیں ایصال ثواب کرنا حرام اور انہیں خوارج و روافض (یعنی شیعہ) کے مثل کہنا روافض (یعنی شیعہ) پر ظلم اور ان وہابیہ کی کسر شان خباثت ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۹۰)

مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی سے کسی نے سر سید احمد خان کے متعلق سوال کیا !

عرض : بعض علیگڑھی کو سید صاحب کہتے ہیں۔

ارشاد : وہ تو ایک خبیث مرتد تھا، حدیث میں ارشاد فرمایا ''منافق کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہوا تو یقیناً تم نے اپنے رب کو غضب دلایا''۔ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۱۹)

قارئین کرام ! زیر نظر کتاب میں موجود حوالہ نمبر (۱۳) جو کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی صاحب کا فتویٰ ہے، اسکو دوبارہ پڑھیں اور غور کریں کہ آج جو مولانا الیاس قادری صاحب کی جماعت ''دعوت اسلامی'' (ہری پگڑی والے) سے تعلق

رکھنے والے یا ان کے مریدین بے دھڑک علمائے دیو بند کی مسجدوں میں باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے اس فتویٰ کی رو سے، وہ سب کے سب کیا کافر نہیں ٹھہرے؟ اور اسی طرح پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب نے خود حضرت مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے دوسرے دن ''روزنامہ جنگ بروز منگل، مورخہ یکم جون ۲۰۰۴ء'' کی اشاعت میں بیان دیا تھا کہ ''علماء کے قتل کا سلسلہ امریکی ایجنڈے کی تکمیل ہے، جے۔ یو۔ پی۔ کے کارکن مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت پر متحدہ مجلس عمل کے یوم احتجاج کو کامیاب بنائیں''۔

نیز ''جمعیت علمائے پاکستان'' کے دیگر رہنماؤں نے ''رضا لائبریری'' میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت کے واقعہ میں ملوث اصل مجرموں کو گرفتار کیا جائے''۔ ان رہنماؤں کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں (۱) مولانا قاضی احمد نورانی صدیقی صاحب (۲) مولانا شبیر احمد قادری صاحب (۳) مولانا عبدالغفار اویسی صاحب وغیرہ۔ لہٰذا مولانا احمد رضا خان کے اسی فتوے کی رو سے یہ بھی کافر ہوئے، کیونکہ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کے کارنامے ہی ایسے ہیں کہ جس کو چاہے کافر بنا دے، جسے چاہے مسلمان بنا دے۔

چونکہ حضرت اقدس مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمۃ اللہ علیہ موجودہ اکابرین علمائے دیو بند کے سر کے تاج تھے اور تمام اکابرین علمائے دیو بند رحمہم اللہ تعالیٰ کو اعلیٰ درجے کا مسلمان اور اپنا پیشوا مانتے تھے اور انہی کو پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب نے یہ بیان دیکر ثابت کیا ہے کہ وہ عالم اور مسلمان تھے۔ پس ہم بریلوی علماء سے سوال کرتے ہیں کہ آپ کی جماعت ''جمعیت علمائے پاکستان'' کے رہنماؤں کے بارے میں آپ حضرات بریلوی، کیا فتویٰ دیتے ہیں؟

عزیز جان من! اب ہم آپ کے سامنے ان حضرات کا کلام پیش کر رہے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کا درد اور مسلمانان ہند کی رہنمائی کا جذبہ تھا اور جنہوں نے (انگریز) برطانیہ کے خلاف جہاد کو اپنی زندگی کا مقصد بنالیا تھا۔ جب انھوں نے مسلمانوں پر مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی اوران کی ذریت کی طرف سے ان کفر کے گولوں کو برستے ہوئے دیکھا تو بے اختیار پکار اٹھے، ملاحظہ فرمائیں:

(۱)۔ مولانا ظفر علی خان مرحوم فرماتے ہیں:

کوئی ترکی لے گیا کوئی ایران لے گیا ۔۔۔ کوئی دامن لے گیا کوئی گریبان لے گیا
رہ گیا تھا بس فقط باقی اک نام اسلام کا ۔۔۔ وہ بھی ہم سے چھین کر احمد رضا خان لے گیا
بریلی کے فتووں کا سستا ہے بھاؤ ۔۔۔ کہ بکتے ہیں کوڑی کے اب تین تین

خدا نے یہ کہہ کر انہیں ڈھیل دی
واملی لھم انّ کیدی متین

(۲)۔ حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد محترم حضرت علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اک مولوی صاحب سے کہا میں نے کہ کیا آپ ۔۔۔ کچھ حالت یورپ سے خبردار نہیں ہیں؟
آمادہ اسلام ہیں لندن میں ہزاروں ۔۔۔ ہر چند ابھی مائل اظہار نہیں ہیں
افسوس مگر یہ ہے کہ واعظ نہیں پیدا ۔۔۔ یا ہیں تو بقول آپ کے دیندار نہیں ہیں
کیا آپ کے زمرہ میں کسی کو نہیں یہ درد ۔۔۔ کیا آپ بھی اس کے لئے تیار نہیں ہیں؟
جھنجھلا کے کہا یہ کہ یہ کیا سوء ادب ہے ۔۔۔ کہتے ہو وہ باتیں جو سزاوار نہیں ہیں

کرتے ہیں شب و روز مسلمانوں کی تکفیر
بیٹھے ہوئے کچھ ہم بھی تو بے کار نہیں ہیں

علمائے بریلوی کا فتویٰ کہ علمائے دیوبند "اہل سنت والجماعت" ہیں۔ دونوں دین کے اصولی مسائل میں متفق ہیں۔

سوال : کیا علمائے بریلوی میں سے کسی نے حضرات اکابرین علمائے دیوبند کو مسلمان اہل سنت والجماعت کہا ہے ؟

جواب : جی ہاں علمائے بریلوی میں سے بہت سے لوگوں نے حضرات اکابرین علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کو مسلمان اور اہل سنت والجماعت کہا ہے، یہاں ہم چند بریلوی حضرات کی عبارات پیش خدمت کر رہے ہیں :۔

(۱) حضرت اقدس پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں :

" میرے خیال میں فریقین (یعنی بریلوی اور دیوبندی) از علمائے کرام متنازعین اہل سنت والجماعت ہیں "۔ (مہر منیر صفحہ ۴۵۴)

(۲) حضرت اقدس پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مزید دوسری جگہ فرماتے ہیں :

" اہل اسلام (یعنی دیوبندی اور بریلوی) کی تکفیر میں بلا وجہ زبان نہ کھولنی چاہئے، یہ بہت ہی ناپسندیدہ امر ہے، کیونکہ کفر آخری حد کا نام ہے کہ اسکے بعد کوئی مقام خدا سے دوری کا نہیں ہوتا لہٰذا تکفیر کا فتوئ دینے میں کافی تامل کرنا چاہئے "۔ (ملفوظات مہریہ)

(۳) ضیاء الامت حضرت اقدس پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری سجادہ نشین بھیرہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ :

" اس باہمی اور داخلی انتشار کا سب سے المناک پہلو اہل سنت والجماعت

کا آپس میں اختلاف ہے جس نے انہیں 'دو گروہوں' میں بانٹ دیا ہے (یعنی دیو بندی اور بریلوی) دین کے اصولی مسائل میں دونوں متفق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توحید ذاتی اور صفاتی، حضور معلم انسانیت ﷺ کی رسالت اور ختم نبوت، قرآن کریم، قیامت اور دیگر ضروریات دین میں کلی موافقت ہے لیکن بسا اوقات طرز تحریر میں بے احتیاطی اور انداز تقریر میں بے اعتدالی کے باعث غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں اور باہمی سوء ظن ان غلط فہمیوں کو ایک بھیانک شکل دے دیتا ہے۔

اگر تقریر و تحریر میں احتیاط و اعتدال کا مسلک اختیار کیا جائے اور اس بدظنی کا قلع قمع کر دیا جائے تو اکثر و بیشتر مسائل میں اختلاف ختم ہو جائے گا اور اگر چند امور میں اختلاف باقی رہ بھی جائے تو اس کی نوعیت ایسی نہیں ہوگی کہ دونوں فریق (یعنی دیو بندی اور بریلوی) عصر حاضر کے سارے تقاضوں سے چشم پوشی کیے آستینیں چڑھائے لٹھ لئے ایک دوسرے کی تکفیر میں عمریں برباد کرتے رہیں۔

ملت اسلامیہ کا جسم پہلے ہی اغیار کے چرکوں سے چھلنی ہو چکا ہے۔ ہمارا کام تو ان خونچکاں زخموں پر مرہم رکھنا ہے، ان رستے ہوئے ناسوروں کو مندمل کرنا ہے اسکی ضائع شدہ توانائیوں کو واپس لانا ہے۔ یہ کہاں کی دانش مندی اور عقیدت مندی ہے کہ ان زخموں پر نمک پاشی کرتے ہیں، ان ناسوروں کو اور اذیت ناک اور تکلیف دہ بناتے رہیں "۔ (تفسیر ضیاء القرآن جلد اول صفحہ ۱۱)

ضیاء الامت حضرت اقدس مولانا پیر کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تو کمال ہی کر دیا کہ اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں حضرت اقدس بانی دار العلوم دیو بند مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام دو جگہ پر لیا ہے اور حکیم الامت حضرت اقدس

مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی چھ جگہوں پر لیا ہے اور شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی بارہ جگہوں پر لیا ہے اور شیخ الہند حضرت اقدس مولانا محمود الحسن دیو بندی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی تین جگہوں پر لیا ہے اور حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی دو جگہوں پر لیا ہے اور حضرت اقدس مولانا عبد الماجد دریا آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی سات جگہوں پر لیا ہے اور حضرت اقدس علامہ سید انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی چار جگہوں پر لیا ہے اور حضرت مولانا ابو الکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی سات جگہوں پر لیا ہے اور حضرت اقدس مولانا شاہ اسمٰعیل دہلوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی تین جگہوں پر لیا ہے اور ڈاکٹر علامہ اقبال مرحوم کا نام نامی دس جگہوں پر لیا ہے اور ایک جگہ تو ضیاء الامت مولانا پیر کرم شاہ صاحب نے تو کمال ہی کر دیا، فرماتے ہیں :

''حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمہ کا ارشاد بھی سنیئے''۔

یہ الفاظ ڈاکٹر اقبال مرحوم کے لئے کتنے عزت آمیز ہیں اور مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کا نام نامی صرف مجدد ہونے کی نسبت سے تین جگہوں پر لیا ہے۔

قارئین کرام ! دیکھا آپ نے کہ حضرت مولانا پیر کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرات اکابرین علمائے دیو بند رحمہم اللہ تعالیٰ کو نہ صرف اہل سنت والجماعت کہتے ہیں بلکہ ان کی دینی خدمات کا جگہ جگہ حوالہ بھی باعزت طریقے سے دے رہے ہیں اور کہیں ان کی تحقیق کو خوب سے خوب تر کے الفاظ سے نواز ا گیا ہے، کیا اب ہم مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کے نام لینے والوں سے سوال کر سکتے ہیں کہ آخر اب تمہارے نزدیک ضیاء الامت حضرت مولانا پیر کرم شاہ صاحب

رحمۃ اللہ علیہ مسلمان ہیں یا کافر ؟ کیونکہ پیر صاحب تو اکابرین علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ پر شک کیے بغیر اہل سنت والجماعت اور ان کی دینی تحقیقی خدمات کی تعریفیں کر رہے ہیں۔

اب ہم یہاں اپنے محترم قارئین کرام کی سہولت کے لئے ان صفحات کے حوالے بھی پیش خدمت کر دیتے ہیں تاکہ جس کا دل چاہے "ضیاء القرآن" کے ان صفحات کا بغور مطالعہ کر سکتا ہے جن صفحات پر حضرات اکابرین علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کو مسلمان اور اہل سنت والجماعت سمجھتے ہوئے ان کی دینی تحقیقی خدمات کا حوالہ مولانا پیر کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دیئے ہیں۔

"تفسیر ضیاء القرآن"

جلد ۱ صفحات : (۲۵، ۶۱، ۶۲، ۱۱۹، ۱۴۴، ۲۹۰، ۳۶۸، ۳۸۶، ۳۹۳، ۳۹۶)

جلد ۲ صفحات : (۳۱، ۳۵، ۵۲، ۱۹۶، ۲۵۹، ۴۷۵، ۵۶۲، ۵۸۷، ۶۲۴)

جلد ۳ صفحات : (۵۰، ۱۳۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۲۰۳، ۲۷۱، ۳۱۷، ۳۵۵، ۳۷۲، ۵۰۵، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۶۱۷)

جلد ۴ صفحات : (۱۰، ۸۱، ۲۲۳، ۲۶۴، ۳۴۶، ۳۵۳، ۴۷۴، ۶۳۰)

جلد ۵ صفحات : (۲۴، ۵۲، ۲۲۳، ۲۳۱، ۳۳۵، ۳۹۹، ۵۹۱، ۵۹۸، ۶۰۰)

(۴) جناب ڈاکٹر طاہر القادری صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ :

"جس شخص نے کلمہ پڑھ لیا اسے کافر کہنا بغیر شرعی حجت کے کسی طرح بھی روا نہیں ہے۔ ایک جنگ میں کسی صحابی نے ایک ایسے شخص کو قتل کر دیا، جس کے بارے میں بیان کیا گیا کہ اس نے مرنے سے پہلے کلمہ پڑھ لیا تھا، معلم انسانیت

ﷺ کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا تو آپ ﷺ نے اس صحابی کو طلب کر کے پوچھا کہ تم نے فلاح شخص کو کیوں قتل کیا، جبکہ اس نے میرا کلمہ پڑھ لیا تھا، صحابی نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس نے دل سے نہیں بلکہ کلمہ دکھاوے کے لئے اور اپنی جان بچانے کیلیے پڑھا تھا، اس پر معلم انسانیت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :

﴿افلا شققت عن قلبه حتی تعلم من اجل ذلک قالها ام لا ؟﴾

ترجمہ : ''تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا، کہ اس نے کلمہ دکھاوے کیلیے پڑھا ہے''۔

(ابوداؤد جلد۳ صفحہ ۴۵ کتاب الجہاد حدیث نمبر ۲۶۴۳)

ڈاکٹر طاہر القادری صاحب مزید فرماتے ہیں :

اس سے یہ مسئلہ ہمیشہ کیلیے طے ہو گیا کہ دل کا حال اللہ تعالیٰ اور اس کے الہام سے اس کے رسول ﷺ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اب کسی کا یہ دعویٰ کرنا کے فلاں کلمہ گو منافق اور کافر ہے، اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی مسند پر بٹھانے کے مترادف نہیں تو اور کیا ہے ؟ (فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے صفحہ ۴۲۔۴۳)

محترم قارئین کرام ! ان عبارتوں سے آپ خوب سمجھ گئے ہوں گے کہ حضرات اکابرین علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ ان علمائے بریلوی کے نزدیک کلمہ گو مسلمان، اہل سنت والجماعت ہیں، لیکن مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی صرف اپنی انا کی خاطر اکابرین علمائے دیوبند اور دیگر مسلمانان برصغیر کو بلا وجہ عداوت کی بنیاد پر کافر کہا کرتے تھے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں دیکھے ہیں مگر
سب سے سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپکی

آخر میں تمام قارئین، ناشرین، قائمین و معاونین سے خلوص دل سے درخواست ہے کہ وہ اس رسالہ کو پڑھتے ہوئے اپنی درد بھری مقبول دعاؤں میں احقر کو ضرور یاد رکھیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ و عم نوالہ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرما کر نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور عرشہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہٖ اجمعین.

وباللّٰہ التوفیق

خاک زیر نعلین شفیق الامت رحمۃ اللہ علیہ

عاصی و خاطی محمد جاوید عثمان میمن عفی عنہ

جمعہ ۲۶ شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ

۲۴ اکتوبر ۲۰۰۳ء

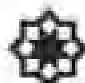

ذکر اکابرین علماء دیوبند

جرأت کا نام ہیں، دیوبند والے — عالی مقام ہیں، دیوبند والے

اللہ کا دین پوری، دنیا میں عام کر گئے — دنیا میں کفر کا، پھیلا جو جام کر گئے

ان کے غلام ہیں، دیوبند والے

عالی مقام ہیں، دیوبند والے

اللہ کے شیر ہیں یہ، بے حد دلیر ہیں یہ — امت کا مان ہیں یہ، اصحاب خیر ہیں یہ

اس کے لئے جو گلشن، دین کو تاڑتا ہو — دین حنیف کا جو، حلیہ بگاڑتا ہو

تیغی لگام ہیں، دیوبند والے

سب کے امام ہیں، دیوبند والے

حق کے سفیر بھی ہیں، مہر منیر بھی ہیں — برصغیر کا تو، ہند کے امیر بھی ہیں

اللہ کے شیر تھے جو، بے حد دلیر تھے جو — حیدر، صدیق، عمر، عثمان زبیر [illegible]

ان کے غلام ہیں، دیوبند والے

ماہ تمام ہیں، دیوبند والے

اُس کے لئے جو، دیں کا حلیہ بگاڑتا ہو — مرزا لعین جیسی، ڈنگیں جو مارتا ہو

مشرق میں دھوم اُن کی، مغرب میں دھوم اُن کی — بڑھ کے شہید ارشد، پیشانی چوم اُن کی

تیغی لگام ہیں، دیوبند والے

رب کا انعام ہیں، دیوبند والے